

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, January 20, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و اذ استسقی موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا، قد علم کل اناس مشربهم، کلو واشربو من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔

ترجمہ: یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا کہ ٹلّس چٹان پر اپنا عصا مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کونسی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے۔ (اس وقت یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (سورۃ البقرہ ۶۰)

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, January 20, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و اذ استسقی موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا، قد علم کل اناس مشربهم، کلووا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔

ترجمہ: یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا کہ ٹلّس چٹان پر اپنا عصا مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کونسی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے۔ (اس وقت یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (سورۃ البقرہ ۶۰)

FATEHA

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم صَلِّ علی محمد وعلی آلِ محمد۔

I welcome you to the session. We are very sad at the demise of our dear colleague Mian Raza Rabbani's mother and also the nephew of Ch. Shujaat Hussain. I request Maulana Gul Naseeb Khan to please pray for the political leaders.

(فاتحہ خوانی کی گئی)

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب چیئرمین! باجوز کے جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لیے بھی دعا کروائیں۔

جناب چیئرمین، جی بالکل، مولانا صاحب۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: I now announce the panel of Presiding Officers. In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 26th Session of the Senate of Pakistan.

1. Dr. Khalid Ranzha
2. Mr. Hameedullah Jan Afridi
3. Mrs. Roshan Khurshid Bharucha

Wasim Sahib, as discussed in the parliamentary meeting, earlier today, Babar Sahib and yourself would work out something.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Yes sir, before that I would just like to express before the House to extend heartfelt condolences of all the members of the House for the very sad

demise of the mother of Mr. Raza Rabbani.

The loss of a mother at any stage, any age, is a major tragedy, a colossal loss and we want to assure himself that at this time of intense grief and pain, we share his grief. We are with him and we sympathise with him. I would also like to extend our condolences to the family members of Raza Rabbani.

His father, Group Captain Ata Rabbani, as we all know, was ADC to the Quaid-i-Azam and at this moment of time, I would like to convey our condolences to him also and to all the other members of his family.

Similarly, to the family of Ch. Shujaat Hussain who lost his young nephew, yesterday we got this news. I just want to say that Sir.

باقی یہ ہے جی کہ فرحت اللہ بابر صاحب جو فرمائیں گے اس کے بعد میں جواب دے دوں گا۔
سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! شکریہ۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ 14 جنوری کو باجوڑ میں انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا تھا۔ اس کو discuss کرنے کے لیے اور اس پر اپنے جذبات کے اظہار کے لیے سینیٹ کے فاضل ممبران نے ایک adjournment motion جمع کرانی ہے۔

میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر، اس کی سنگینی کے پیش نظر اس adjournment motion پر بحث کی اجازت دی جانے اور اس پر بحث کی جانے اور جیسے بھی آپ قاعدہ مرتب کریں گے ہم اسی کے مطابق چلیں گے لیکن میری آپ سے گزارش ہے کہ اس Adjournment Motion پر بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: So, we will fix the discussion for the motion on Bajur on Wednesday. Yes, Kanrani Sahib.

سینیٹر امان اللہ کنرانی، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں گزشتہ

ایک مینے سے زائد عرصے سے بمباری اور گود باری جاری ہے جس سے کئی مصوم شہریوں کی جانیں جا چکی ہیں اور خاص طور پر عید کے روز بارہ مصوم شہریوں کو پکڑ کر گرفتار کر کے ان کو shoot کیا گیا نازیوں کی طرح جس طرح جرمن فوجیں کرتی تھیں، اسی طرح کیا گیا۔ ان واقعات پر بھی ہم نے adjournment motion جمع کرائی ہوئی ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اس پر بھی بحث کی جائے۔ یہ ملک اور قوم کا بہت بڑا issue ہے کہ ایک مینے سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور وہاں پر بمباری اور گود باری جاری ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! جو واقعات بیان کیے ہیں اس سے ہم agree نہیں کرتے کیونکہ بلوچستان میں جو developments ہیں ان کے بارے میں سب کو علم ہے کہ یہ ان لوگوں کے خلاف کی جا رہی ہیں جو راکٹ برساتے ہیں، لوگوں پر گولیاں چلاتے ہیں۔ فراری کیمپ انہوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ وہاں دہشت گردی پھیلانی ہوئی ہے۔ دہشت گردی تو ایک عالمی مسئلہ ہے اور دہشت گردی کے خلاف ہم سب اکٹھے ہیں لیکن جو بلوچستان کی صورت حال ہے اس پر بحث کرنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، بلوچستان کی situation کو پھر ہم Friday کو discuss کریں گے۔ اس کے بعد اس کو parliamentary meeting میں رکھیں گے۔ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، اس کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو admit آج کریں۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب! یا تو آپ پہلے آتے جب parliamentary leaders کی آپس میں meeting ہوئی۔ یہ تو اب فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب تو یہ agree ہوا ہے، باہمی افہام و تفہیم سے یہ فیصلہ ہوا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین! میں نے بھی دو adjournment motions submit کی ہیں اور وہ جنرل مشرف صاحب کی speech کے بارے میں ہیں اور ان کا focus ہے

sequencing of water dams and also on the NFC amended formula. So, I

request you to please entertain that and include that in...

Mr. Chairman: We will see that.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: We start Question Hour. First Question Prof. Muhammad Ibrahim Khan. On his behalf? Yes, Raza Sahib.

1. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.30 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

- (a) the steps taken by the Government to ensure payment of fixed minimum wages to the labourers working in the Private organizations; and*
- (b) the number of complaints received by the Government regarding non-payment of the minimum wages during the last three years with year-wise break up?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) Under the Minimum Wage Act, 1961, the implementation/enforcement of minimum wages falls within the jurisdiction of respective Provincial Governments. Each Provincial Labour Department has appointed wages inspector and payment of wages authorities under the payment of Wages Act.

Besides, any aggrieved worker or an officer of registered trade union of which such worker is a member may file a complaint before the court against the employer on the ground of payment of wages lower than the prescribed rate under section 8 of the West Pakistan Minimum Wages for Un-skilled Workers Ordinance, 1969.

- (b) None.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین صاحب! وزیر صاحب سے پوچھا گیا ہے minimum wages کی عدم ادائیگی کے بارے میں۔ ہمارے جو محنت کش private organizations میں کام کرتے ہیں، ان کی کم سے کم تنخواہ، کم سے کم wages کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات اٹھانے گئے ہیں اور ایسے کتنے cases government کو موصول ہوئے ہیں کہ غریب محنت کشوں نے شکایت کی ہو کہ ان کی کم سے کم تنخواہ بھی Private organization والے نہیں دیتے؟ اس میں ایک بات بڑی دلچسپ ہے کہ بہت بڑی بڑی وزارتیں قائم کی ہیں، لیبر وزارت ہے پتا نہیں کونسی وزارت ہے! لیکن جب ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ کی کارکردگی کیا ہے آپ کی جو وزارت لیبر ہے اس نے محنت کشوں، labourers کی بہتری اور بالخصوص ایسے labours، محنت کشوں کے لیے۔۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آپ سوال دیکھ لیں۔۔۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! سوال یہ ہے کہ آپ نے کیا اقدامات کیے ہیں تو جواب یہ ہوتا ہے کہ یہ provincial مسئلہ ہے، وہاں ہم نے inspector مقرر کیے ہیں، وہاں ہم نے authorities بنائی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ سوال پڑھ لیں اس میں ہے کہ what are the steps taken by the government to ensure payment?

سینیٹر رضا محمد رضا، سوال میرا یہ ہے جناب! بہت بڑی شکایات ہیں یہ جو private organisation ہے، ہم نے پورا ملک privatize کر لیا ہے۔ اب جن اداروں میں ہمارے غریب لوگ کام کرتے ہیں، ایک تو ان کی تنخواہ افسوسناک حد تک کم ہے آج کل ہنگامی ہے، مشکلات ہیں اور پھر ان کی ادائیگی کوئی یقینی نہیں ہے، بلکہ بڑے بڑے gangs ہیں ان کی تکالیف کو نمٹانے میں ہیں۔ انہوں نے ادارے قائم کیے ہونے ہیں اور جیسے کہ بیگار لیا جا رہا ہے ان کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ مختصر رکھیں باقی سوالات رہ جائیں گے۔ آپ کا سوال جو ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! میں کہتا ہوں کہ جب محنت کشوں کی بہتری کے لیے

اس وزارت کی کوئی کارکردگی نہیں ہے تو اس کے موجود رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرے جزو میں یہ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی شکایت نہیں ہے جب کہ پورے ملک میں سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ محنت کشوں کو payment نہیں دی جا رہی ہے۔ ہر شعبہ زندگی میں کروڑوں لوگوں کا بدترین استحصال ہو رہا ہے اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے تو ان کے لیے کوئی اقدام نہیں کیے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ جواب سن لیں، آپ تشریف رکھیں، جواب سن لیں کیونکہ انہوں نے آپ کو جو قانونی پوزیشن ہے وہ بتائی ہے یہ provincial matter ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، سوال میرا یہ ہے کہ جب وہ provincial ذمہ دار ہے تو پھر مرکزی وزارت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وزارت کا۔۔۔

جناب چیئرمین، ان کے جو دیگر نکات ہیں اس پر وہ کام کرتے ہیں وزیر صاحب آپ بولنا چاہیں گے۔

جناب محمد وصی ظفر (وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف)، میں یہ کہوں گا کہ مرکز کا اپنا sphere ہے اور ان کا اپنا۔ ان کا اگلا سوال نمبر ۱۵ ہے۔ اس میں انہوں نے جو چیزیں پوچھی ہوئی ہیں وہ سوال نمبر ایک میں ساری بیان کر دی ہیں۔ اگر یہ کہتے ہیں تو دونوں کو یہاں اکٹھا کر دیتے ہیں، میں سارا جواب دے دوں گا لیکن پھر اس میں اس کا جواب آتا ہے۔ جناب! یہ جو provincial ہے ادھر وہ بورڈ بنے ہیں۔ مرکز کے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔ وہ بورڈ جو ہیں اس کے private members بھی ہیں اور organization کے members بھی ہیں وہ جا کر inspect کرتے ہیں وہ complaint لیتے ہیں۔ کورٹس بھی بنی ہوئی ہیں اگر کوئی پوری تنخواہ نہیں دے رہا، یہ ۱۹۹۹ء میں minimum wage 2500/- کی گئی پھر تین ہزار کیا گیا۔ یہ مرکزی گورنمنٹ مقرر کرتی ہے اور اس کی implementation صوبائی حکومتیں کرتی ہیں اور ادھر minimum wage board بنے ہوئے ہیں۔ چیئرمین، ممبرز ہیں اور وہ پوری احتیاط سے کام کرتے ہیں اور انہوں نے جو باقی تقریر فرمائی ہے اس کے تمام جوابات question No. 15 میں موجود ہیں۔ وہ جب آنے کا تو اس وقت یا تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔ اگر یہ عرض

کرنا چاہتے ہیں تو اگر آپ حکم فرمائیں گے تو میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، Order کو چلنے دیں جب وہ آنے کا تو اس order میں چلنے دیں۔

باہر صاحب آپ کا سوال ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ باہر، منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ minimum wage Rs. 3000/- ہے یہ کب سے ہے اور کیا حکومت کے زیر غور ہے کہ اس کو review کرنا؟ ساتھ میرا

دوسرا سوال یہ ہے کہ ابھی تک حکومت کو کوئی شکایت نہیں ملی کہ minimum wage violate ہو رہا ہے تو حکومت کے نزدیک کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ کیا وجہ ہے کہ کوئی بھی شکایت

نہیں آئی اور کیا یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ کیا ایسی جبرل شکایات بھی ہیں؟

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ صوبائی گورنمنٹ کو گنی ہوں۔

جناب محمد وحسی ظفر، جناب اس میں یہ ہے کہ جو ۲۰۰۰ تنخواہ ہے وہ ۲۰۰۵ میں مقرر

کی گنی ہے اور اس کو ابھی فوری review کرنے کا ارادہ نہیں ہے کیونکہ اسی بحث میں تین

ہزار کی گنی ہے اور اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ شکایت نہیں ملی اس کی یہ وجہ نہیں ہے۔

شکایت نہ ملنے کی گورنمنٹ کی زیادہ اہم efficiency ہے کہ ہر جگہ پر وہ پہنچتے ہیں، دیکھتے ہیں،

watch کرتے ہیں جو registered workers ہیں ان کو واقعی تین ہزار ملی ہے اور وہ تین ہزار

پر ہی کام کر رہے ہیں۔ وکرزیونین اور ان کی organizations اتنی effective ہے کہ وہ اپنا

right لینا جانتی ہے۔ Labour Union کو تمام forums کا پتا ہے اور اگر کوئی ایسی زیادتی ہو،

تو وہ فوراً approach کرتے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب والا! کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ صوبوں نے ان

کو ایسی کتنی شکایات بتائی ہیں۔

جناب چیئرمین، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب والا! شکایت نہ ملنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حکومت

efficient ہے۔ شکایت نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ شکایت حکومت کو نہیں ہوتی، کورٹ کو ہوتی

ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ کورٹ میں اس وقت کتنے لوگوں کی کتنی

شکایات pending ہیں کہ ان کو minimum wages نہیں ملیں۔ شکایت کا فورم حکومت نہیں ہے اس لیے ان کو شکایت نہیں ملی۔ ان کی efficiency کوئی نہیں ہے۔ اصل بات یہ کہ complaints are made to the courts, وزیر صاحب بتا دیں کہ کورٹ میں کتنی complaints pending ہیں؟

جناب غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے محنت، افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیز)، جناب والا! ایسی بات نہیں ہے، بورڈ کو بھی شکایات آتی ہیں اور بورڈ خود بھی جا کر دیکھتا ہے اور بورڈ کے پاس inspection اور watch اور ریکارڈ طلب کرنے کا اختیار ہے اور Secretary Board visit بھی کر سکتا ہے اور ہر premises میں enter ہو سکتا ہے they are empowered اور وہ جاتے ہیں inspect کرتے ہیں اور یہ worker کی discretion ہے وہ بورڈ کو بھی complaint کر سکتا ہے اور بورڈ suo moto notice بھی لے سکتا ہے۔

سینئر کامران مرتضیٰ، میں بورڈ کی بات نہیں کر رہا، یہاں تو حکومت کی بات تھی۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا کہ کورٹ میں کتنی شکایات آتی ہیں۔

Mr. Chairman: The question is that the number of complaints

received by the Government.

انہوں نے گورنمنٹ کا جواب دے دیا ہے اگر کوئی سوال ہے تو دے دیں اس کا جواب دے دیں گے۔ سوال میں یہ نہیں پوچھا گیا کہ کورٹس میں کتنی complaints pending ہیں۔ Question

No.2 Dr. Muhammad Said.

2. *Dr. Muhammad Said: (Notice received on 24-11-05 at 4.37 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- the number of teachers working on contract basis in the Schools/ Colleges of Islamabad under the Federal Directorate of Education;
- whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the services of the said teachers; and

(c) whether it is a fact that salaries are being paid to the said teachers out of the college fund?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) The requisite information is given as under:—

Institution	Contract Teachers
F.G. Schools	501
Islamabad Model Colleges	24
F.G. Colleges	38
Total :	563

(b) There is no proposal under consideration of the government to regularize the services of said teachers.

(c) No. The salaries of contract teachers are being paid from regular budget through AGPR.

سینیئر امان اللہ کترانی، جناب والا! حکومت کے تحت چلنے والے سکولوں میں جو vacant posts ہیں ان کو تک تک fill کریں گے؛ کیونکہ وہ کافی عرصے سے خالی ہیں اور خاص طور پر girls colleges میں کافی posts vacant ہیں۔ ان میں نہ تو کسی کو contract پر بھرتی کیا گیا ہے نہ ہی ان کی ill permanent posts کی گئی ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف (وفاقی وزیر تعلیم)، جناب والا! سوال Federal Government Institutions in Islamabad کے متعلق تھا، اس کا جواب ہم نے دے دیا ہے اگر یہ interested ہیں in knowing about Balochistan تو یہ دوسرا سوال دے دیں۔ Cantonments میں جو Federal Government institutions ہیں وہ Ministry of Defence کے تحت کام کرتے ہیں وہ ہم یا تو Ministry of Defence سے پوچھ کر بتا دیں گے یا the question can be sent to the Ministry of Defence.

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، اساتذہ کی بھرتیاں جو contract basis پر کی جاتی ہیں وہ regular کیوں نہیں کی جاتیں، کیا مجبوری ہے؟ Contract basis پر جو بھرتیاں کی جاتی ہیں ان سے اساتذہ اضطراری کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں اور ذہنی طور پر اس پوزیشن میں

نہیں ہوتے کہ وہ باقاعدہ طور پر محنت کریں کیونکہ کل بھی آپ ان کو نکال سکتے ہیں۔ Contract basis پر بھرتیاں کرنا ایک بیماری ہے اس کو ختم کرنے کا پروگرام آپ کے پاس ہے یا نہیں؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف: جہاں تک contract appointments کا تعلق ہے یہ تب کی جاتی ہیں جب کوئی special requirement ہو۔ کچھ contract appointments وہ ہیں جو leave vacancies کے against ہیں اور جو بندہ apply کرتا ہے اس کو پتا ہوتا ہے کہ میں temporary job کے against apply کر رہا ہوں تو اس لیے اس کے ذہن میں کوئی پریعانی نہیں ہوتی کیونکہ وہ شروع سے ہی اس بات سے واقف ہوتا ہے۔ جب ہم نے English class one سے introduce کی تو یہ ایک special purpose تھا تو suddenly اساتذہ کی ایک requirement تھی تو اس کے لیے contract پر لے لیے۔ ان کو شروع سے ہی پتا ہے کہ ہم 3 یا 2 سال کے contract پر آ رہے ہیں تاکہ meantime کیونکہ یہ teachers کی posts جتنی بھی grade 16 and above ہیں یہ Federal Public Service Commission کے through fill کی جاتی ہیں اس میں وقت لگ جاتا ہے تو ہم wait نہیں کرنا چاہتے کہ اس دوران پوسٹیں خالی رہیں اور بچے پڑھائی نہ کریں۔ اس لیے contract پر ہم بھرتیاں کر لیتے ہیں لیکن ان پر کوئی پابندی نہیں ہے اگر یہ regularize ہونا چاہتے ہیں یہ FPSC میں apply کریں امتحان دیں اور ان میں سے جو pass ہو جائیں گے ان کو regularize کر دیا جائے گا۔

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, I think the whole concept of contract employment is based on the exploitation of the people who are in need of jobs. I think, the experience has shown that the academics have suffered tremendously because the man knows that there is a sword

hanging on him all the time. His services can be terminated any time. His heart is not really in the process of teaching and therefore, I would request the honourable Education Minister to regularize all these posts because there is a lot of discontentment. There is a lot of dissatisfaction, frustration among teachers. I think it will not be fair to keep these people on contract basis for indefinite period.

Mr. Chairman: He has already answered that these are need based and there is a process for it so he will address the issue.

ایک معزز سینیٹر، جناب والا! یہ گورنمنٹ کی پالیسی اور سپریم کورٹ کی judgement کے against ہے اور کسی کو بھی ایک محدود مدت کے بعد آپ فارغ نہیں کر سکتے۔ ویسے بھی دس سال کے بعد وہ over age ہو جانے کا اور پھر اسے کسی اور جگہ job نہیں مل سکتی۔ یہ بات انسانی حقوق کے بھی خلاف ہے۔

جناب چیئرمین، وہ جہاں کام کر رہے ہیں وہاں relaxation وغیرہ کا سسٹم ضرور

ہو گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب! میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر

کوئی individual case ہے جہاں پر کسی سے زیادتی ہوئی ہے تو he has all the recourse

it has not exploited کہ یہ ہے open to him to appeal against that.

they are getting more than twice the contract کے اوپر ہیں him because

salary of the regular employees and they are very happy. وہ

آئے ہیں۔ ابھی اسلام آباد میں ہم نے جو contract پر لیے ہیں یہ 7000/- per month پر لیے

ہیں جب کہ regular teacher 3000/- per month پر employee ہوتا ہے۔ یہ کوئی ایسی

بات نہیں ہے کہ ان کو کوئی exploit کیا گیا ہے بلکہ وہ خوشی سے آنے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ temporary period کے لیے ہوتے ہیں اور اس دوران یہ خود apply کر کے اپنے آپ کو regularize کروائیں، امتحان میں appear ہوں تو ان کو regular posts کے against appoint کر دیا جانے کا اور اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے تو پھر ان کو پتا ہے کہ وہ temporary job کے against ہیں، جب تک requirement رہے گی وہ وہاں ہیں اور جب کوئی permanent incumbent Federal Public Service Commission سے آ جانے کا تو اس صورت میں then they have to leave لیکن اگر کسی individual کے ساتھ زیادتی ہو تو he has all the recourse and it will be looked into اور اگر معزز ممبرز سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسا individual case ہے جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، آپ point out کریں we will look into it.

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد ساجد۔ تین supplementary questions ہو گئے ہیں۔

Next Question No.3.

3. *Dr. Muhammad Said: (Notice received on 24-11-05 at 4.37 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- the detail of the Fee Structure from class-I to X in the Federal Government schools; and*
- whether a uniform Fee structure is being practiced in all the said schools, if not, its reasons?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) The tuition fee from Class I to X has been exempted from the current Academic Session 2005-2006.

(b) Not Applicable.

Mr Chairman: Any supplementary question?

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, it is good step of the Government for exempting the students from the payment of the tuition fee but sir, what is being done is that although there is no fee but there is a lot of other types fee under the name of admission fee, sports' fee etc., etc. I would like to know whether the students are exempted from all types of fee or it is just a tuition fee? Thank you.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب! کچھ نہ کچھ funds ہوتے ہیں جو بچوں کو دینے پڑتے ہیں مثال کے طور پر Sports fund یا جس طرح انہوں نے admission fee کے لیے کہا ہے، یہ مجبوری ہے once the financial situation improves تو ہو سکتا ہے کہ کسی stage پر ان کو بھی ختم کر دیا جائے لیکن اگر آپ وہ اس وقت کریں گے جبکہ ہماری financial حالت یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہم بچوں کو سب کچھ ختم کر دیں ورنہ standard میں deterioration ہو جانے لگی لیکن tuition fee جو major part تھا وہ ختم کر دیا گیا ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! temporary posts اپنے چھٹیوں کو پالنے کے لیے رکھی جاتی ہیں ورنہ جو temporary لوگ ہیں ان کو گورنمنٹ کے کہ آپ امتحان دیں اور اگر آپ پاس ہو جائیں گے تو آپ کو permanent کر دیا جائے گا۔ صرف چھٹیوں کو پالنے کے لیے temporary posts رکھی جاتی ہیں otherwise یہ regular posts ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین، نہیں اس کے لیے ایک procedure ہوتا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرزی، جناب چیئرمین! جیسے کہ ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو اساتذہ انہوں نے temporary base پر رکھے ہیں ان کو تین سال کے بعد

Public Service Commission کے امتحان سے گزر کے آتا ہے۔ جناب! چیئرمین! اگر انہیں contract basis پر رکھا گیا ہے تو پھر کوئی criteria ہو گا لیکن یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اگر تین سال پڑھانے کا تجربہ حاصل کرتے ہیں جس سے ان میں مزید نکھار آجائے گا تو انہیں regular کر دیا جائے اور انہیں مزید سرخ فیتے کے حوالے نہ کیا جائے؛

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، ہم ان کو اس طرح مستقل نہیں کر رہے بلکہ وہ through Federal Public Service Commission compete کر کے آئیں گے۔ But this is a temporary arrangement اور آپ ان کو regularize نہیں کر سکتے۔ There is no such provision.

سینیٹر لیاقت علی بنگرانی، جناب چیئرمین! جب گورنمنٹ نے ایک relaxation دی ہے تو اسی relaxation سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ انہیں بھی مستقل کر لیں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں جہاں کنجائش ہو گی وہ ضرور کریں گے۔ جب وہ کام کر رہے ہیں اور جانتے ہیں، تجربہ ہے لیکن need based ہے، وسائل ہیں اور ہر چیز کی اپنی وجوہات ہیں لیکن آپ کا point register ہو گیا ہے، وزیر صاحب نے سنا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرانی، جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا ہے تو پھر ان میں اضطراب ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، ہاں! جہاں ہو سکے گا، جہاں کنجائش ہو گی وہاں ضرور کریں گے جبکہ وہ کام کر رہے ہیں اور کام جانتے بھی ہیں، تجربہ بھی ہے لیکن یہ کہ need based ہیں، وسائل ہوں، ہر چیز کی اپنی وجہ ہوتی ہے لیکن آپ کا point register ہو گیا ہے، وزیر صاحب نے سنا ہے۔

Now we go to Question No. 4۔

4. *Senator Muhammad Akram: Will the Minister for Law,

Justice and Human Rights be pleased to state:

- (a) the number of cases pending in the Federal Services Tribunal for more than one year, two years, three years and five years separately; and
- (b) the steps taken by the Government for the quick disposal of the said cases?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: Following are the details about the number of pending cases in the FST and steps being taken by the Government for the quick disposal of the said cases:

- (a) Number of appeals pending before the Federal Services Tribunal for one year, two years, three years and five years are as under:-

Cases pending for more than 1 year	4407
Cases pending for more than 2 years	3188
Cases pending for more than 3 years	2046
Cases pending for more than 5 years	2859
Total:	12500

- (b) The President of Pakistan has been pleased to approve the appointment of four Members in FST on 30th December, 2005. Moreover, the FST has constituted two additional benches in Islamabad for quick disposal of cases which will help substantially to reduce the pendency.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes, Bhinder sahib.

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، Tribunal کے پاس کتنے مقدمات ہیں۔ یہ 12500 مقدمات ہیں اور ان میں پانچ سال سے اوپر کے مقدمات جو Services Tribunal میں pending

ہیں وہ 2859 ہیں۔ اس کے بعد ان کی appeal Supreme Court میں جاتی ہے۔ چارممبر صاحبان ہیں جو دسمبر میں appoint ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اس سے پہلے بھی کچھ vacancies تھیں اور وہ شاید اب پوری ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے دو bench بنائے ہیں تو most probably 4 judges کے ہی ہوں گے۔ ان میں دو دو جج کام کرتے ہوں گے یا یہ additional ہیں؛ یہ بھی فرما دیں اور جناب! یہ صورتحال ہے کہ اگر 3000 cases کا فیصلہ بھی ایک سال میں کریں یعنی روزانہ پانچ decide کریں تو جناب! چار سال لگیں گے backlog کو۔ یہاں آئندہ بھی cases آئیں گے۔ لہذا اس کے متعلق جناب والا! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو pendency ہے یا جو یہ طریقہ کار ہے یا جو یہ التواء ہو رہا ہے انصاف میں ان لوگوں کے ساتھ، Government servants کے ساتھ، کیا اس کے متعلق آپ زیادہ تعداد بڑھانے کی کوشش نہیں فرمائیں گے؛ اور کیا قیادت ہے اس میں کہ اگر چار کی بجائے آپ دس بھی کر دیں۔ مجھے اس وقت معلوم نہیں ہے کہ قانون میں کیا گنجائش ہے لیکن اگر قانون کے تحت بھی بڑھانا چاہیں تو تعداد بڑھانی جاسکتی ہے تاکہ اس backlog کو ختم کیا جاسکے۔

Mr. Chairman: Law Minister sahib.

جناب محمد وصی ظفر، کل چار نہیں ہیں۔ چار تو vacant positions تھیں، ان vacancies کو fill کیا گیا ہے جو دسمبر سے پہلے موجود تھیں۔ اس وقت کوئی vacancy ادھر نہیں ہے۔ ان کی strength تو زیادہ ہے۔ چیئرمین سمیت ان کی تعداد دس سے زیادہ ہے۔ اس میں backlog وجہ ہے کہ ایک Section 2A تھا جس کے تحت تمام corporations اور organizations کو Services Tribunal deal کرتا تھا۔ جس کا 9 رکنی بنچ اس کے ultra vires check کرنے کے لیے case کی hearing کر رہا ہے، آج بھی کر رہا ہے، کل بھی کی، پریوں بھی کی اور وہ سپریم کورٹ کے پاس pending ہے۔ تعداد بڑھانے کی اس میں فی الحال اس طرح سے ضرورت نہیں ہے کہ یہ backlog جن وجوہات سے بنا، ان وجوہات کو check کیا جا رہا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی ضرورت ہوئی تو پھر ضرور تعداد بھی بڑھا دیں گے لیکن جو backlog کی وجوہات ہیں، ان کے لیے وزارت نے بھی کام کیا ہے اور اپنا draft تیار کیا ہوا

ہے لیکن اس draft کو پیش کرنے سے پہلے ہی چونکہ سپریم کورٹ میں معاملہ آگیا تھا اس لیے اس کو روک دیا گیا ہے۔ ابھی سپریم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! وہ Section 2A کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا وہ Services Tribunal میں آ سکتے ہیں یا نہیں لیکن جب قانون موجود ہے تو وہ لوگ Services Tribunal میں آ سکتے ہیں۔ اس سے کوئی رکاوٹ Services Tribunal کو decision میں تو نہیں ہوگی کیونکہ Services Tribunal نے تو ہر کام موجودہ قانون کے مطابق کرنا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ultra vires ہے یا نہیں؟ وہ سپریم کورٹ فیصلہ کر دے گی لیکن جہاں تک ان کی pendency کا تعلق ہے اس وقت کے قانون کے مطابق pendency بہت زیادہ ہے اور اس سے لوگوں کو انصاف نہیں ملتا۔ اس کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے؟

جناب محمد وصی ظفر، میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ اگر سپریم کورٹ hold کر دیتی ہے کہ وہ سروس ٹریبونل کو approach نہیں کر سکتے تو backlog تو خود ہی ختم ہو گیا۔ ان میں سے 3/4 کیس تو چلے جائیں گے۔ ممبر بڑھانے سے کیا فائدہ؟ پھر لا کر ان کو بیکار تو نہیں بٹھانا۔ اگر سپریم کورٹ کہتی ہے کہ سروس ٹریبونل ہی سنے گا تو پھر ہم غور کریں گے کہ ممبر بڑھادیں یا کیا کریں۔

جناب چیئرمین، لیکن سپریم کورٹ کا letter active ہوگا۔ جو پہلے سے ہیں وہ بھی رہیں گے۔

جناب محمد وصی ظفر، وہ چلے جائیں گے، جو respective forum ہوگا ادھر چلے جائیں گے۔ جو pending ہیں وہ بھی چلے جائیں گے، نکل جائیں گے، ان کی jurisdiction سے نکل جائیں گے۔

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! pendency تو پتھلی ہے۔

جناب محمد وصی ظفر، وہ نکل جائیں گے۔ ہم نے ڈرافٹ اسی طرح بنایا ہے۔ وہ نہیں رہیں گے وہ الگ فورم میں چلے جائیں گے۔

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، اگر سروس ٹریبونل میں نہیں آنے اور

unconstitutional قرار دے دیے گئے اور ہمارا backlog ختم ہو جانے کا تو یہ تو درست approach نہیں ہے۔

جناب محمد وصی ظفر، یہی درست approach ہے۔ پھر فورم ہوگا جیسے proposal تھی کہ جو ورکرز ہیں ان کو لیبر کورٹ میں بھیج دیا جائے اور جو management ہے یا ورکرز نہیں ہیں وہ سیشن جج کو کریں اور ہائی کورٹ میں اپیل آجائے۔ یہ ڈرافٹ تھا۔ یہ کیس transfer ہو جائیں گے بلکہ سپریم کورٹ میں pending appeals بھی ہائی کورٹ میں transfer ہو جائیں گی۔ اسی طرح ہوا کرتا ہے اور یہی قانون ہے۔

جناب چیئرمین، جی رانجھا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا issue ہے اور میں بالکل اتفاق کرتا ہوں محترم عباسی صاحب کے ساتھ کہ we should not presume کہ دو ایک کے بعد کم ہو جائیں گے۔ میرے نزدیک آئندہ کی بجائے انھیں جج بنا لیں پھر بھی یہ backlog رہے گا۔

Increasing judges is not the answer. I think the Law Ministry should adjust itself how to introduce case management and until and unless we introduce the case management system, backlog would remain a constant menace with us

اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام دنیا میں 'تمام دنیا میں' everybody is reverting to system adversarial ہو وہاں backlog ہو جاتی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ right and proper case management. آج تک ہم اس بات پر adjust نہیں کر سکے۔ میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ

the Ministry should adjust itself focussing now at the moment کیونکہ سوال ہے about the Services Tribunal کہ اس کے احاطہ میں what kind of case some one should introduce for the purposes اور میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے پاس سپریم کورٹ میں 17 جج ہیں، امریکہ اتنا بڑا ملک ہے صرف گیارہ جج ہیں۔ ہمارا

backlog بڑھتا جاتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بج بڑھا دیں۔ ہائی کورٹ میں بج بڑھا دیں۔ چونکہ یہ موضوع شروع ہوا ہے تو میں کسوں کا کہ let us all put our heads together and work towards case management اور جو بھی آپ وضع کریں گے اس کا حاصل کیا ہونا چاہیے۔

I am not saying کہ justice hurried should be justice buried, justice delayed is justice denied. ----- case management اور جس دن ----- وہ کیا ہوتا ہے جی، جس دن سائل عدالت میں جاتا ہے اس کو صین پتا ہوتا ہے کہ میرا نکل دن فیصلہ ہوگا this is the management system اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر منسٹری اس طرف توجہ دے اور اس کو apply کر لے as a test play purposes on the Services Tribunal اور یہاں پر اگر وہ سسٹم کارگر ہو تو then apply to the lower courts, apply to the High Court, apply to the Supreme Court also.

جناب محمد وصی ظفر، جناب والا! میں گزارش کروں کہ میں نے قطعاً یہ نہیں کہا کہ ہم ممبر بڑھا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ پہلے یہ فیصلہ ہو لے پھر ہم اپنی amendments بھیجیں گے اور پھر اس کے بعد غور کریں گے کہ ضرورت ہے کہ نہیں۔ نمبر دو، ادھر بڑی بڑی حکومتیں بڑے بڑے وزیر رہے ہیں جو رانجھا صاحب فرما رہے ہیں اس پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ میں اس floor of the House پر کہتا ہوں کہ case management پہلی دفعہ میں نے شروع کی ہے۔ اس کا ڈرافٹ ابھی قومی اسمبلی میں پڑا ہوا ہے، کمیٹی نے اسے منظور کر دیا ہے۔ نہ صرف lower courts بلکہ High Court اور Supreme Court کی case management بھی ہے۔ اسے میں نے تمام Bar Associations کو float کیا۔ جو مصروف اور بڑے بڑے وکیل تھے ان کو وقت ہی نہیں ملا کہ وہ اس پر اپنی رائے دے سکیں۔ ان کی اپنی پرائیویٹ مصروفیات بہت تھیں میں نے خود جا کر ان سے پوچھا اور وہ Bar Association میں appreciate ہوا۔ میں نے اخبارات کو request کی، بڑے بڑے آرٹیکل آنے اور آج تک وہ appreciate ہو رہا ہے اور اس میں جتنی حد تک ہم کر سکتے ہیں، دنیا کے بے شمار ممالک سے بہتر court and case management موجود ہے نہ صرف وہ بلکہ alternate dispute resolution introduce کر

دیا ہے اور وہ دنیا کے تمام ڈرافٹ دیکھ کر کیا ہے۔ میں پھر floor of the House پر کہتا ہوں کہ دنیا میں اس وقت جدھر جدھر ADR ہے، اس سے ہمارا بہتر ADR ہو گا، وہ اسمبلی کے اسی session میں پیش ہو جانے کا، کمیٹی نے وہ بھی پاس کر دیا ہے۔ اتنی زیادہ amendments کی ہیں، عوام کی تکالیف کو مد نظر رکھ کر اور نہ صرف court management، case management کیوں کا فیصلہ ہو جائے بلکہ انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوں اور انصاف بھی صحیح معنوں میں ملے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا پہلا initiative ہے جب سے ملک بنا ہے تب سے، بے شک مرضی اس کو جدھر چاہیں study کرالیں، this is my challenge.

Mr. Chairman: Mr. Kamran Murtaza.

سینیئر کامران مرتضیٰ، جو Federal Services Tribunal کے members ہیں، اس میں کتنے members بلوچستان سے ہیں اور 58 سالوں میں کتنے members بلوچستان سے رہے ہیں اور کتنے عرصے کے لئے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ information آپ کے پاس ہے۔ ظفر صاحب!

جناب محمد وصی ظفر، جی، sorry.

جناب چیئرمین، کامران صاحب پوچھ رہے ہیں کہ بلوچستان سے کتنے members ہیں یا رہے ہیں، یہ ہے۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، ان 58 سالوں میں کتنے عرصے کے لئے رہے ہیں۔

جناب محمد وصی ظفر، یہ آپ نے پوچھا نہیں ہے، آپ الگ سوال کر دیں، کون کس صوبے سے ہے۔

جناب چیئرمین، آپ الگ سوال پوچھ لیں۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، آسان سوال ہے، آپ کہہ دیں کہ نہیں ہیں۔

جناب محمد وصی ظفر، مجھے زبانی یاد نہیں ہے، اگر نہیں ہیں تو آپ نام دے دیں،

میں ابھی رکھ لیتا ہوں۔ ایسا نہیں ہے کہ نہیں ہیں۔ ہر طرف سے برابر برابر تعداد ہے لیکن مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں تو میں آپ کو private information دے دوں گا لیکن مجھے

اس وقت علم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، کارٹر صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب کی offer

قبول کرتے ہوئے، اس Wednesday تک وہ نام دے دیں گے۔

جناب محمد وصی ظفر، اگر نام نہیں ہوا تو دے دیں گے، ایسے نہیں ہے کہ آپ کے

کھنے پر رکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین، یہ consider کریں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، یہ اس floor پر ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں انہوں نے کہا ہے کہ consider کریں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، اسی سلسلے میں گزارش یہ تھی کہ بلوچستان۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، چلیں اس کے بعد اکھا آپ کو دے دیں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین صاحب۔۔۔

جناب چیئرمین، جی، جی۔

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، جو bench کا چار سال کے لئے اعلان ہوا تھا، یہ

چار سال پہلے کی خبر ہے۔

جناب چیئرمین، کونا bench?

سینیٹر رحمت اللہ کارٹر ایڈوکیٹ، یہ FST ہے لیکن اس کی اب تک کوئی شنید

نہیں ہے کہ وہ اپنی اس commitment پر رہیں گے یا نہیں۔ Coming back to the اصل

question یہ جو 12500 کی pendency ہے اور جس کے لئے President صاحب نے ایک

body constitute کی ہے جس میں ایک، دو judges آئے ہیں۔ اس سے جو cases ہیں،

بے چارے پہلے رے ہوئے، پانچ سال سے case پڑے ہیں۔ چار، پانچ سال اور لگیں گے۔ قانون،

انصاف اور Human Rights کی Ministry کی طرف سے ان کو relief کب ملے گا؟ اس کے لئے کوئی time fix کریں گے یا نہیں کریں گے کہ مہینہ، دو مہینے، چھ مہینے، سال۔

جناب چیئرمین، Amendment کر چکے ہیں، 'would you like to comment?'

جناب محمد وصی ظفر، جناب! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ اس وقت دو مختلف قوانین میں ترامیم کی proposals چل رہی ہیں۔ جیسے یہ (a) reformatory proposal 2 ہے اور جو case management, court management کا، اس میں کچھ ایسا ہوا کہ وہ اتنا بڑا draft ہے، اس میں 200 سے اوپر ترامیم کی گئی ہیں اور اس میں National Assembly کی کمیٹی کو سات، آٹھ ماہ لگ گئے۔ اس میں working کرتے ہوئے اور اپنی رائے دیتے ہوئے یہ ابھی final ہوا ہے، اس کی report میرے پاس پہنچی ہے۔ اسمبلی میں سے ہو کر انشاء اللہ next session میں پیش ہو گی۔ اس میں کافی ساری grievances ہیں، وہ redress ہو جائیں گی۔ اس backlog کو اس طریقے سے ختم کرنا ہوتا ہے کہ لوگوں کو انصاف بھی ملے، ان کا حق بھی ملے، ان کی داد رسی بھی ہو۔ اس طرح نہیں ہے کہ آپ اس طرح کریں کہ ان کی کوئی شنوائی نہ ہو یا خالی cases ختم ہو جائیں، خالی case ختم کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لوگوں کے grievances کو redress کرنا اور ایک ایسا system evolve کرنا کہ جس سے انصاف جلد بھی ملے اور صحیح معنوں میں بھی ملے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ آپ ایک ایسا نظام بنا دیں کہ آپ انصاف سے بھی side track کر جائیں یا انصاف کے تقاضے ہی پورے نہ ہوں یا لوگوں کی grievances redress نہ ہوں۔ تمام چیزیں بڑی احتیاط سے منظر رکھ کر، میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ ان تمام چیزوں پر کام ہو رہا ہے اور آپ اس کو study کریں۔ میں کوئی بناوٹ کی بات نہیں کر رہا، میں آپ کو یہ بار بار کہتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی نے ادھر توجہ دی ہے، آج تک دی نہیں تھی جس وجہ سے ہم اتنے پیچھے رہ گئے۔ میرا ذہن یا Government کا ذہن اس وقت یہ ہے کہ اگر آپ لوگوں کو انصاف دے دیتے ہیں تو اس ملک کے 80 فیصد مسائل ویسے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ انصاف صرف عدالتوں سے نہیں ہے، ہم ہر

طرف توجہ دے رہے ہیں، اگر انتظامیہ کا رویہ ایسا ہو، پولیس کا رویہ ایسا ہو، departments کا رویہ ایسا ہو کہ litigation ہی کم ہو، ہم اس طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ یہ وجہ بھی تلاش کر رہے ہیں کہ یہ اتنی litigations لوگوں کو استغاثہ عدالتوں کی طرف کیوں رجوع کرنا پڑ رہا ہے، وہاں سے بھی جب آپ لوگ زیادہ محنت کریں گے۔ Parliamentary آپ ہیں۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑا ایڈوکیٹ، جناب! bench کے متعلق میرا سوال تھا اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب محمد وصی ظفر، وہ اس طرح ہے کہ جیسے جیسے cases کی تعداد کے حساب سے ضرورت ہوتی ہے چونکہ وہاں cases کی تعداد کم ہے تو bench ادھر جاتا رہتا ہے۔ اگر bench کی permanent ضرورت ہو تو وہ بھی کرتے ہیں لیکن cases سنے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ نے specific پوچھا ہے، 'یا question پوچھ لیں یا آپ مجھے لکھ دیں' میں آپ کو اس کا چٹا کروادوں گا کیونکہ اس میں

directly it is not in the running business. Next Question No. 5. Mr. Muhammad Akram, on his behalf.

5. *Mr. Muhammad Akram: (Notice received on 29-11-2005 at 2.20 p.m)

Will the Minister for Education be pleased to state the facilities being provided by the Government to the Pakistani Students studying abroad?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Ministry of Education has been implementing a variety of scholarship schemes for Pakistani students studying abroad which mainly include the following:—

- (i) Fully funded scholarship scheme.
- (ii) Partial funding by Government of Pakistan.

(i) Fully funded scholarship scheme provide following facilities by the government:

- Maintenance allowance @ US\$8508 per annum.
- Tuition fee US\$16000 per annum.
- Book allowance US\$400 per annum
- Voyage allowance @ US\$150 one time.
- Equipment allowance @ US\$17 one time.
- Thesis charges US\$500 one time.
- Excess baggage allowance US\$200 one time.
- Travelling allowance return air ticket.

(ii) Partial funded scheme involves the following facilities through government:—

- Subsidy provided by the Government of Pakistan to Pakistani students for Ph.D studies @ US\$300 and US\$200 for General studies per month.
- Return air tickets.

HEC is also implementing scholarship schemes and detail are as under:—

(a) Government of Pakistan, through HEC sponsored projects for Ph.D or MS leading to Ph.D scholarships, provide all facilities to Pakistani students studying abroad, as approved in the PC-1 of the relevant project. These includes:—

- Tuition Fee
- Monthly stipend (for daily expenses, accommodation, food, health insurance etc.)
- Return air ticket
- Study & Research allowance wherever approved in the PC-1

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: I will request the honourable Minister for Education that they already have given the, funds in three categories. Is it any criterion for the provincial quota or the people, from which areas are going? Can you please tell us that how many people have been funded, this partial amount for the Ph.D and all this thing, is it really required for the education? How many people from my province, Punjab and Balochistan, please give me the province-wise detail? I will be grateful.

Mr. Chairman: It is detail that requires a separate question. Minister for Education.

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I don't have this detail ready made with me, province-wise detail.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Next time, please bring the detail sir, if you can please. I will be grateful.

جناب چیئرمین، جی کٹوم پروین صاحبہ۔

سینئر کٹوم پروین، جناب چیئرمین! جیسا کہ سونی سدرن گیس والوں کا 96-97ء

سے یہ معاملہ چلا آ رہا ہے۔ لوگ services tribunal میں گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ تو اب اگلا سوال ہے۔ Education کا نہیں ہے۔

سینئر کٹوم پروین، نہیں جناب! میں پچھلے سوال کا پوچھ رہی ہوں۔ آپ نے

سارے lawyers کو موقع دیا ہے۔ یہ تو ویسے ہی courts میں جاتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ آپ مجھے کہہ کر بھیج دیں۔ اب تو ویسے ہی منسٹر صاحب

نہیں ہیں۔ میں آپ کو جواب لے کر دے دوں گا۔

سینیئر کٹوم پروین، جناب! آپ بھی آج کل ہمارے کلمے کا جواب نہیں دے

رہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، آپ کو،

سینیئر کٹوم پروین، جی ہاں۔

جناب چیئرمین، آپ مجھے بتائیں کہ کس کا جواب نہیں دیا؟

سینیئر کٹوم پروین، نہیں جناب! میں نے PIA کا لکھا تھا اس کا کچھ بھی نہیں

ہوا۔

جناب چیئرمین، نہیں، جواب تو آپ کو ضرور آیا ہوگا، یہ نہیں ہو سکتا کہ جواب نہیں

آیا۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! جن students کو بھیجا جاتا ہے

ان کا کیا طریقہ کار ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ سٹارٹ پر جو ہمارے چھوٹے صوبے ہیں ان کے اعداد و شمار آپ دیکھ لیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ وزیر صاحب اس کی انکوائری کریں اور مجھے امید ہے کہ ایک ریٹائرڈ جنرل ہیں یہاں اگر ہمیں ان کے دور میں انصاف نہ ملا تو دوسرے ادوار کا ہم کیا ہم کریں۔ یہ آپ چیک کریں کہ بڑے بڑے بااثر لوگوں کی جب سٹارٹ ہوتی ہے تو کوئی میرٹ کا خیال نہیں رکھا جاتا۔

جناب چیئرمین، نہیں لامحدہ کوئی نہ کوئی ضرور criteria ہوگا۔ بہر حال وزیر صاحب

اس کا جواب دیتے ہیں۔ جی وزیر تعلیم۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ میرے آنے سے پہلے منسٹری آف ایجوکیشن انٹرویو وغیرہ کرتی ہوتی تھی۔ اس میں یہ possibility تھی کہ کوئی کسی کو favour کر دے۔ وہ سسٹم ہم نے ختم کر دیا ہے۔ ابھی

Written test - National Testing Service کے حوالے کر دیا ہے کہ written test لیں۔

میں اس قسم کی ہیرا پھیری کوئی نہیں کر سکتا۔ Written test کی بنیاد پر order of merit

جاتا ہے۔ ہر صوبے کا اپنا کوڈ ہے، اس صوبے کے کوڈ میں جو top کے لڑکے ہوتے ہیں وہ

چلے جاتے ہیں اور یہ ہر دفعہ ہوا ہے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ جب result final ہو کر ہمارے پاس آتا ہے تو منسٹری کا اب اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے کہ کس بچے کو بھیجا ہے۔ National Testing Service سے result آ جاتا ہے۔ اس میں 'میں' نے دیکھا ہے کہ جو بلوچستان کا top لڑکا گیا ہے بعض اوقات اس کے نمبر پنجاب اور فرنٹیر کے ایسے بچوں سے کم تھے جو نہیں جاسکے چونکہ ان کے کونے میں جو seats تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ تو صوبوں کے کونے کے لحاظ سے بچوں کو ان schemes میں بھیجا جا رہا ہے جو منسٹری آف ایجوکیشن کی ہے۔ جو Higher Education Commission کی schemes ہیں وہ totally merit پر ہیں۔ اس میں it is an open competition اس میں کوئی نہیں ہے 'اس میں جو بچے merit پر آتے ہیں وہ چلے جاتے ہیں۔ میں آپ کو assure کرتا ہوں کہ کوئی بھی 'کسی کے ماں باپ کے حساب سے' بچہ نہیں جائے گا۔

Mr. Chairman: Next Question No. 6. Mr. Muhammad Akram

again. Anybody on his behalf?

6. *Mr. Muhammad Akram: (Notice received on 9-11-2005 at 2-20 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the details of seats reserved for foreign students in public universities in Pakistan indicating also the names of countries and the number of seats reserved for each country in each university?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf : (1) 5% of total seats are reserved for admission of foreign Students for a period of 45 days from the last date fixed for receiving applications in a particular academic session in all public Sector Universities subject to availability of hostel facilities.

Students from any country can apply for admission against the 5% reserved seats and thus these seats are not reserved for any specific country.

(2) The foreign students are admitted in Pakistani universities in pursuance of Cultural Agreement, MOU's/Pacts & Protocol signed between Pakistan and different countries of the world in the following two categories:—

Admission on self finance basis
Admission on Scholarship basis

The cases of the students who seek admission in professional discipline like Engineering or Medicine either on self finance basis or under cultural scholarships are processed by the Economic Affairs Division. However the cases for foreign students in general subject/ discipline, the Ministry of Education is the focal point.

Under different Pacts & Protocol and MOU's, following seats are reserved for foreign students:—

Name of Country	Seats Reserved, on Scholarships
Bangladesh	75
Malaysia	10
Jordan	08
Brunei	06
China	06
Kenya	11
Afghanistan	10
Kazakhstan	05
Iran	10
Iraq	04
Mauritius	05
Egypt	10
Sri Lanka	05

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Raza Muhammad Raza.

سینیئر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! وزیر صاحب سے یہ پوچھا گیا ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں میں خارجی ممالک کے طلباء کے لئے کتنی seats ہیں، ان کی detail دی جائے۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے 5% کوٹہ رکھا ہے لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہے کہ اگر ہمارے پاس ہاسٹل کی گنجائش ہو۔ جناب! ایک تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تو ایک ایسا بہانہ ہے کہ ہاسٹل کی عدم موجودگی کی وجہ سے ہم کسی بھی ملک کو یہ جواب دے سکتے ہیں کہ آپ کے طالبعلم کے لیے ہاسٹل کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سوال میں کہا گیا ہے کہ ہمارے معاہدوں کے تحت ہماری یونیورسٹیوں میں خارجی ممالک کے طالبعلم داخلہ لے سکتے ہیں۔ دنیا کے دو سو ممالک ہیں یا اس سے بھی زیادہ اور اس میں تقریباً 13 ممالک ایسے ہیں جن کے بہت کم تعداد میں طالبعلم ہماری یونیورسٹیوں میں یا کالجوں میں ہیں اور اس میں جو ہمارے قریبی ہمسایہ ہیں ایران، افغانستان ان کے دس دس طالبعلم ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری وزارت تعلیم کی ایسی کارکردگی ہے کہ ہمارے ملک کی یونیورسٹیوں میں طالبعلم نہیں۔ ہم نے allow تو کیا ہے کہ ہر ملک کا طالبعلم ہماری یونیورسٹیوں میں داخلہ لے سکتا ہے لیکن ان کی تعداد کچھ بھی نہیں اور جن کے ساتھ ہمارے معاہدے ہیں اور جو ہم cultural scholarships کے تحت یا کسی اور کے تحت داخلہ دے رہے ہیں وہ اتنے کم ہیں کہ افغانستان جیسے ملک اور ایران جیسے ملک کے صرف دس طالبعلم ہیں۔ کیا یہ بڑی افسوسناک صورتحال نہیں ہے؟

جناب چیئرمین، جی جاوید اشرف صاحب۔

سینیئر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، معزز ممبر نے دو چیزوں کو mix up کر دیا ہے۔ میں یہ explain کرنا چاہتا ہوں scholarships یا جہاں تک بچوں کا یونیورسٹیوں میں داخلے کا تعلق ہے وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک ہے self finance جو 5% کا یا ہاسٹل میں گنجائش کا تعلق ہے وہ Self Finance کے ساتھ ہے کہ جو خود pay کر کے ہماری یونیورسٹیوں میں پڑھنا چاہیں، ایسے بہت سے بچے ہیں مختلف یونیورسٹیوں میں apply کرتے

ہیں مختلف ممالک سے آتے ہیں اور وہ fully pay کرتے ہیں اور کئی heavy payment کر کے وہ اپنا داغہ لیتے ہیں۔ اس میں اگر بائٹل میں کنجاش ہو تو ہم accommodate کرتے ہیں ورنہ ہمارے اپنے بچوں کو preference ملتی ہے۔

دوسرا جو ہمارے ملکوں کے ساتھ معاہدے ہیں جو exchange programmes ہیں اور جو scholarship schemes ہیں تو scholarship schemes کے تحت وہ figure آپ کو دے دیا گیا ہے اور اس میں اگر بچے کم ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کوئی اتنا امیر ملک نہیں ہے کہ سب باہر کے ملکوں کے بچوں کو ہم اپنے خرچے پر پڑھائیں یہ ایک آئیں میں exchange programme ہوتا ہے جن ملکوں کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہے کہ ہمارے بچے وہاں جائیں گے اور ان کے بچے یہاں آئیں گے ایک وہ سکیم ہے دوسرا یہ ہے کہ کچھ ایسے غریب ممالک ہوتے ہیں جن کو آپ خود scholarship دے دیتے ہیں۔ Alright ان کے بچے آ کر پڑھیں تو there are three different categories جو کہ اس میں وہ کرتے ہیں تو یہ figure جو ہے ہمارے ہمسایہ ملکوں کے بچے کم ہیں تو یہ scholarship scheme کے تحت آپ کو figure دی گئی ہے۔ Self-finance کے تحت کوئی limit نہیں ہے 5% کوڈ کے اندر اگر وہ آتے ہیں تو that is over and above.

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب!

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! وزیر صاحب یہ جاسکیں گے کہ خارجی ممالک کے کتنے طالب علم ہمارے ملک کی یونیورسٹیوں میں آئے؟ کیا ان کے پاس ایسی کوئی figure ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اجازت دی ہے 5% seats پر کہ تمام دنیا کے ممالک کے لوگ یہاں داخلہ لے سکتے ہیں یعنی اس کی وجہ کیا ہے اگر تعداد نہیں ہے تو اس کی کوئی اور وجہ تو نہیں ہے؟ یہ تو نہیں کہ دنیا کے ساتھ ہمارے تعلقات ایسے ہیں کہ کسی بھی ملک کا طالب علم ہماری یونیورسٹیوں میں پڑھنے کے لئے تیار نہیں؟ اگر میں ان سے یہ پوچھوں کہ ہزاروں کی تعداد میں ہمارے طالب علم دنیا میں پڑھتے ہیں پڑھنے جا رہے ہیں۔ کیا ہمارا معیار تعلیم کمزور ہے؟ کیا ہمارے تعلقات خراب ہیں؟ یا پھر کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے یہ دو مختلف سوال ہیں۔ جی۔

سینیئر لیفٹیننٹ جنرل (ربحانرڈ) جاوید اشرف، جناب! میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یونیورسٹی کو Higher Education Commission handle کرتا ہے اور ابھی پچھلے کئی سالوں سے وہ اس کو improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ آپ نے صحیح کہا کہ ہماری یونیورسٹیوں کا standard وہ نہیں ہے جو کہ باہر کی یونیورسٹیوں کا ہے جہاں پر زیادہ لوگ جاتے ہیں۔ دنیا کی جو پہلی top پانچ سو یونیورسٹیاں ہیں ان میں پاکستان کی ایک بھی یونیورسٹی نہیں ہے تو it is obvious کہ ہماری یونیورسٹیوں کا standard جب تک اوپر نہیں جانے گا تو باہر کے لوگوں کی زیادہ attraction ہماری یونیورسٹیوں میں نہیں ہوگی وہ امریکہ، جرمنی، UK وغیرہ چلے جائیں گے لیکن جیسے جیسے ہماری یونیورسٹیاں اوپر آرہی ہیں تو applicants کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ زیادہ لوگ آئیں گے، جب ہماری یونیورسٹیاں اس level پر آجائیں گی۔

جناب چیئرمین، جی بلیدی صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے ملک میں یہ قانون موجود ہے کہ باہر کے طلباء یہاں پڑھ سکتے ہیں تو اب حکومت نے یہ ultimatum کیوں دیا ہے کہ جو طلباء باہر ممالک سے آنے ہیں اور دینی مدارس میں پڑھ رہے ہیں ان کو نکالا جائے۔ یہ طلباء جو پاکستان میں دینی علوم حاصل کرتے ہیں اور اپنے ملک میں واپس جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ پاکستان سے پڑھے ہوئے ہیں۔ اس سے باہر ممالک میں پاکستان کا ایک نام ہوتا ہے۔ ان طلباء کے لئے دہرا قانون کیوں ہے؟ جب یونیورسٹیوں میں طلباء پڑھ سکتے ہیں تو مدارس میں کیوں نہیں پڑھ سکتے ہیں؟ کیا وزیر تعلیم ان کے لئے سفارش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ یونیورسٹیوں سے متعلق جواب دے رہے ہیں جبکہ آپ دوسرے اداروں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اس کے لئے آپ دوسرا سوال دے دیں تو جو concerned لوگ ہیں وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، بت تعلیم کی ہو رہی ہے۔ یونیورسٹی اور مدرسے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ انگریزی تعلیم دیتے ہیں اور یہ دینی تعلیم دیتے ہیں۔ جب یونیورسٹیوں کے لئے قانون موجود ہے تو پھر مدارس سے ان کو نکالنے کے لئے حکومت کے پاس کیا جواز ہے؟

جناب چیئرمین، آپ اس کے لئے دوسرا سوال دے دیں تو جو concerned محکمہ ہے وہ آپ کو جواب دے دے گا۔ ڈاکٹر کوثر فردوس۔

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا غیر ملکی طلباء کے لئے یونیورسٹیوں میں داخلے کی پالیسی review کی جا رہی ہے یا نہیں جیسا کہ مدارس کی کی گئی ہے؟ اگر Minister sahib جواب دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ جیسے آپ نے فرمایا ہے دوسرا سوال کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، آپ یونیورسٹیوں کی بات کر رہی ہیں؟

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، جی ہاں کہ یونیورسٹیوں میں جو غیر ملکی طلباء ہیں ان پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔ ان کی admission policy کو تو review نہیں کیا جا رہا ہے کہ ان کو ہم داخلے دیں گے کہ نہیں؟

سینیئر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، کوئی policy review نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، جی کا کڑ صاحب۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈووکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے فرمایا

students from any country can apply for admission against the 5% reserved.

تو کیا any country میں انڈیا اور اسرائیل بھی شامل ہو سکتے ہیں؟

سینیئر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، اسرائیل کے طلباء شامل نہیں ہیں۔

انڈیا والا student اگر کوئی apply کرتا ہے اور اگر اس کو security clearance مل جاتی ہے تو پھر وہ آ سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Question No. 7. Syed Murad Ali Shah.

7. *Syed Murad Ali Shah: (Notice received on 2-12-2005 at 12.00 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the total expenditure incurred on the recent University games and the amount earned through sponsors;*
- (b) *whether all the statements of expenditure have been maintained properly and presented for audit?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: HEC has informed that (a) Rs. 15 million was allocated for the games. No amount was earned through sponsors.

(b) The statement of expenditures were presented for Audit and were found to be defective. Consequently, a special audit was carried out and the officer concerned was suspended. The matter has been referred to the Prime Minister for appointment of an Inquiry Committee.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینئر سید مراد علی شاہ، آپ نے فرمایا ہے کہ وہ افسر جس کو suspend کیا گیا

the matter has been referred to the Prime Minister for appointment of

an Inquiry Committee. تو آپ یہ بتائیں گے کہ کب تک اس کا جواب آنے کا؟ کیا آپ

نے اس کی انکوائری شروع کی ہے یا نہیں؟ اس وقت وہ کس حالت میں ہے؟

سینئر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، یہ معاملہ

Commission کے ساتھ ہے۔ انہوں نے اس کیس کو special audit کے بعد Prime

Minister Secretariat کو بھیج دیا ہے for appointment of an Inquiry

Committee because of the rank of the officer concerned. وہاں سے جب

انکوائری کمیٹی appoint ہو گی اور ساتھ ہی date وغیرہ تو پھر ہم بتا سکیں گے۔

Mr. Chairman: Question No. 8. Syed Murad Ali Shah.

8. *Syed Murad Ali Shah: (Notice received on 2-12-2005 at 12.00 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the names and designation of officers working in Higher Education Commission receiving salary of Rs. 50,000/- or more?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf : There are 19 Officers of Higher Education Commission (HEC), working against the different MP-Scales posts available in the HEC budget and against the various approved Projects of HEC, receiving salary of Rs.50,000/- or more. The names and designation of these Officers is at Annex-A.

ANNEX-A

I - OFFICERS OF HEC RECEIVING SALARY OF RS.50,000/- OR MORE			
S. No.	Name	Designation	Salary (Per Month)
1	Prof. Dr. S. Sohail H. Naqvi	Executive Director (MP-I)	179,500
2	Prof. Dr. Mukhtar Ahmed	Member (O&P) (MP-I)	171,500
3	Dr. S. Mahmood Raza.	Adviser (HRD) (MP-II)	91,450
4	Dr. Riaz Hussain Qureshi	Adviser (QA & LI) (MP-II)	89,355
5	Mr. M. Jalil Ahmed	D.G. (SV & QA) (MP-III)	57,750

II - CONTRACTUAL EMPLOYEES RECEIVING SALARY OF RS.50,000/- OR MORE				
S. No.	Name	Designation	Name of Project	Salary (Per Month)
1	Mr. Asif Farooq Khan	Managing Director-QAA	Quality Assurance Agency	60,000
2	Mr. Ammar Anjum	Technical Consultant	Extension of the IT Facilities at HEC	75,000
3	Shaikh Muhammad Ali	Project Director	MS/M.Phil Leading to Ph.D Scholarship in Engineering, Natural & Basic Sciences/Humanities/Social Sciences for the Teachers of Weaker Universities	50,000
4	Mr. Shoaib Bashir Khan	Project Director	Monitoring and Evaluation of the Development Programs funded by Higher Education Commission (Revised)	50,000
5	Mr. Abdul Ghaffar Khan	Project Director	Retaining of Services of Retiring Active Researcher and University Teachers	50,000
6	Mr. Wasim S. Sayyad Hashmi	Project Director	Foreign Faculty Hiring Programme	50,000
7	Mr. Shafiq Ahmad	Project Director	Ph.D Scholarships for study of Sciences, Technology and Engineering in Austria	50,000
8	Mr. Muhammad Omer Idress	Project Director	Scholarship for Ph.D Studies in Social Sciences, Arts & Humanities For University Teachers	50,000
9	Ms. Rezwana Siddiqui	Project Director	Ph.D Scholarships on Engineering, Natural & Basic Sciences in Austria (Phase-II)	50,000
10	Mr. Javed Iqbal Awan	Project Director	National Academy of Higher Education	50,000
11	Mr. Kamran Jan Nain	Project Coordinator	Extension of the IT Facilities at HEC	50,000
12	Mr. Ahsan Ali Mazhar	Programme Coordinator	US Need Based Merit Scholarship for Pakistani University Students Enrolled in Agriculture and Business Administration Study Programme	50,000
13	Mr. Salman Farid	Programme Coordinator	US Need Based Merit Scholarship for Pakistani University Students Enrolled in Agriculture and Business Administration Study Programme	50,000
14	Ms. Naila Yussuf	Programme Coordinator	Japanese Need Based Merit Scholarship for Pakistani University Students	50,000

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیئر سید مراد علی شاہ، جناب والا یہاں میں نے سوال کیا تھا کہ ۵۰ ہزار سے زیادہ تنخواہ والے لوگ کتنے ہیں؟ تو یہ ان کی لسٹ آئی ہے۔ یہ لوگ لاکھوں روپے تنخواہ لیتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی بڑی تنخواہیں کیا اس غریب ملک پر بوجھ نہیں ہیں؟ اتنی بڑی تنخواہ لینے کے لئے criterion کیا ہے؟ آپ ان کو اتنی بڑی تنخواہ کیوں دیتے ہیں اور ان کا selection method کیا ہے؟

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سینیئر فلڈ رانجھانے کرسی صدارت سنبھالی)

سینیئر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، کسی بھی آدمی کو اگر آپ نے contract پر رکھنا ہو اور یہ scales دینے ہوں تو اس کی آپ کو اجازت لینی پڑتی ہے Prime Minister سے۔ اگر Prime Minister sahib سے اجازت مل جاتی ہے تو پھر آپ اس کو اجازت میں advertise کرتے ہیں اور applications invite کرتے ہیں اور پھر selection ہوتی ہے۔ And I am sure کہ HEC نے بھی یہی procedure follow کیا ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی کا کڑ صاحب۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، Prime Minister صاحب کو یہ powers کہاں سے ملی ہیں کہ اگر ان کی مرضی ہو اور وہ approval دے دیں تو پھر اس کو advertise کیا جاسکتا ہے؟ کیا ان کے پاس ایسی financial powers ہیں کہ وہ ہاں کر دیں اور وہ کن فی کون ہو جائے؟

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Constitution 1973 permits the Prime Minister (Chief Executive) to allow appointments of such nature.

Senator Rahmatullah Kakar Advocate: Which Clause?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi (Minister for Parliamentary Affairs): Rules of Business Articles 90, 91.....

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جواب سن لیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Rules of Business have been framed under the Constitution of 1973 read with Articles 90, 91, hereby regulated

اور اس tabular form میں اگر کسی وقت میں گوا لیں تو ان کے کاموں کی بات ہے کہ 20

transfer, posting and promotion is authorized in the Law, کی and above that Rules of Business, 1973 to the Prime Minister. He is to handle these cases.

(Interruption)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No it is also, contract appointment and duties performed by the Chief Executive of the Federation under the Rules of Business 73.

Mr. Presiding Officer: Dr. Said Sahib.

Senator Dr. Muhammad Said: I had a quick calculation of the 5 officers on the left page and the 14 officers on the right page. The total salary comes to more than 15 lac rupees per month. Sir, the major objection on the Higher Education Commission is that the bulk of the funds are consumed by the bureaucracy of the Higher Education Commission, not much is left for the Universities. It should be just a simple post office, clearing the cases of the University and not sitting on the fund and consuming it on itself. Thank you.

Lt. Genl. (Retd.) Javed Ashraf: It is a comment.

Mr. Presiding Officer: It is a comment.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I just want to explain one thing because this pertains to the Higher Education Commission. Sir, I think in the last session there was question pertaining to the Higher Education Commission and an observation was made that since Dr. Atta-ur-Rehman is Advisor, therefore, he should himself come and reply to the questions and conduct his own business in the House. Sir, I discussed this matter with him and he informed me that he is not an Advisor in terms of the Constitution. He is an Advisor under the normal rules of business and therefore, he is not competent or authorised to attend the sittings and meetings of the National Assembly or the Senate, so his questions and matters would have to be handled by whatever Ministry or Minister who is authorised or competent or authorised by the Prime Minister to do so.

Mr. Presiding Officer: What are your personal views on this? I believe if his name is in the statute....

Senator Wasim Sajjad: No sir, he is not, that is what I would have checked. Because it has been specially mentioned and he discussed with the Prime Minister also and he has been appointed Advisor not in terms of article, I think, 95 or whatever it is. But under the normal rules of business, he has been just named Advisor but not in terms of article of the Constitution.

Mr. Presiding Officer: I think this needs further clarification.

Senator Wasim Sajjad: It was made clear to him that he is not

an Advisor in terms of the Constitution and the notification also does not mention it, it is very clear. Ms. Nelofer Bakhtiar is an Advisor in terms of the Constitution.

Mr. Presiding Officer: Because normal perception is if one is called by somebody an Advisor, then he is Advisor in terms of the Constitution.

Senator Wasim Sajjad: Advisor is nomenclature but it is very clear. He is not an Advisor in terms of the Constitution. Sir, he is a Special Assistant but Special Assistant cannot appear in the Senate. Advisor can appear if he is one of those 5 Advisors who are mentioned in the Constitution.

Mr. Presiding Officer: So you recommend he is not an Advisor.

Senator Wasim Sajjad: In terms of the Constitution.

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی، جناب! ایک اور clarification ہے۔
جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ذرا جواب سن لیں،
it is an important issue.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Not only he is a Special Assistant but he is with the status of Federal Minister as a Chairman Higher Education Commission. He is just a Chairman but by way of that he has been given status of a Federal Minister for his remuneration because a Minister cannot be, if a person is elected a Member of Upper or Lower House. That is a Constitutional position.

Mr. Presiding Officer: It has further been made more anomalous.

Senator Wasim Sajjad: Sir, again I would like to clarify. I think the main issue is whether he can come and participate in the proceedings of the House. A Minister can, whether he is a Member of the National Assembly or the Senate, he can participate in either House. An Advisor can and the purpose behind this position was that there are some technical people, experts who otherwise can not be elected or do not want or wish to be elected or don't want to go into the political process. They are given the status of Advisor under the Constitution to enable them to participate and we have such Advisors. Mr. V. A. Jafri and Raja Zafar-ul-Haq were Advisors in terms of the Constitution. Nelofer Bakhtiar is an Advisor in terms of the Constitution. Giving status of a Minister would not entitle them to participate in proceedings of the House. There are several people who have that status. There are some people who by virtue of designation, Attorney General is empowered by the Constitution to appear in the National Assembly and the Senate. He is not a member but the Constitution permits him. Similarly, as I said the Minister of the Federal Government or a Minister of State of the Federal Government can appear in both, the National Assembly and the Senate. Whereas Advisor, he may not be a member, he can appear but those five Advisors not six, five who are appointed in terms of the Constitution. So merely because somebody has status and there are several people who have that status.

Mr. Presiding Officer: And they can fly the flag.

Senator Wasim Sajjad: They can fly the flag. They can get the salary but by virtue of status alone.

Mr. Presiding Officer: I give the floor to Khawaja Sahib.

سینیئر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ میں وسیم سجاد صاحب سے agree کرتا ہوں کہ There is a limit. Advisors پر بھی that is upto five. اگر آپ کا اندراج ہے under Cabinet Member/Advisor that doesn't mean that all are entitled, you know.

I also spoke to Prof. Ataur Rehman Sahib and his response was the same. He spoke to Wasim Sajjad Sahib that he is not required or bound to the Parliament because he is not a Constitutional Advisor. I expect that Minister for Education will handle all the questions about him and regarding Higher Education Commission.

جناب چیئرمین! میں نے بھی ایک سوال کیا تھا last time competencies of officers اور مجھے کہا گیا تھا کہ یہ repeat میں next session میں repeat ہوں گے تو I don't see that question. Question No.8.

Mr. Presiding Officer: We are still at Question No.8, Dr. Sahib.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: If you allow me, I have supplementary on that.

یہ ابھی بتا رہے تھے ڈاکٹر سید مراد علی شاہ صاحب کہ یہ جو officials کی salary ہے، میرا Question یہ تھا کہ ان کی competencies کا بھی کوئی criterion ہے؟ Are they competent enough to get that much salary? Who decided that and on what basis? Thank you.

جناب محمد وصی ظفر، میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں Cabinet Division is

responsible اور یہ نیازی صاب ذمہ دار ہیں یہ جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ اسپیکر، جی نیازی صاب، آپ بتا دیں یہ confusion تھا on

this Minister can fly a flag or not.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! اس میں یہ ہے کہ Blue Book ہمارے

پاس ہے۔ ہاں everything is kept اور under the law اب اس میں یہ ہے کہ

sometime, some persons who are given status of Federal Minister or Minister of State, they are also entitled to fly flags. Generally, they are not given any such sort of privilege. Thereby it has to be looked into whether that or now he is not an Advisor at all. I have gone through that as I am committed to this august House that in the next Session I will bring the whole information that whether he has to come or not.

Then I went for that. I wrote a letter to him and I was provided a notification by the Cabinet Division done by the Prime Minister, not on the advice of the Prime Minister by the President that the reason as the honourable Leader of the House has very rightly said that there are only five constitutional advisors under Article 93 thereby they can participate in either House and they can talk but they don't have any vote for Upper and Lower Houses, both Houses whereby if he has been given under the law by the government or the Prime Minister or Chief Executive of the Federation alongwith their remuneration package plus the flying of flag, it is Ok. Then I will really probe into this matter as well and I will let this House be informed about this subject which is under discussion and a matter of concern, Higher Education Commission is commanded by the

Cabinet Division or the Ministry. So far, as I have not been informed and given this duty although I am Incharge Minister of the Cabinet Ministry or division, thereby in future, I will handle these questions and answer any matter related to it.

جناب پریڈائنڈنگ اکیسیر، جناب بھندر صاحب۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, this is a very important question. So far as the Cabinet is concerned, they are the public representatives. They represent their areas. They are public representatives and they are at a very high pedestal and they represent the Government inside this House, inside the National Assembly, inside the Senate of Pakistan. They have every right to do that but sir, it has been seen that the status of the Minister is conferred very frequently on some other persons as well. They fly the flags and they enjoy all the facilities which a Minister do enjoy and sir, my humble submission is that as has been promised by the Minister for Parliamentary Affairs, the position should be clarified in the House that anybody can be picked up and he can be conferred the status of a minister? To become a minister is a very difficult thing sir. One has to go to the people, then has to be elected, then has to represent the government inside the House and then he is conferred the status. Sir, we should not make it as a rule that the status of a minister should be conferred on an advisor, if he is advisor, he should be advisor, he should not be given the status of the minister. The status of the minister is something separate. He represents internationally

and nationally the Government of Pakistan and this should be clarified and it should not be left to the discretion of anybody that he should be conferred with the status of a minister. There must be a well, thought out policy and we would like to hear the Minister for the Parliamentary Affairs on his behalf sir.

Mr. Presiding Officer: Wasi Sahib.

جناب محمد وصی ظفر، شکریہ۔ جناب والا گزارش ہے کہ یہ ایسے نہیں ہے کہ ہر کسی کو minister کا title یا status throw away کیا جا رہا ہے بلکہ اس میں capacity، capability، ability، requirement and nature of job کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ status اس کی recognition of ability and nature of job پر ہوتا ہے۔ کسی technocrat کو یہ status confer کرنے کا گورنمنٹ کے پاس legal اختیار ہے اور یہ status بڑی احتیاط سے اور ان سب چیزوں کو سامنے رکھ کر confer کیا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی status throwaway نہیں کیا گیا ہے۔ جتنے آدمی بنے ہیں، یہ ان کے حکم میں ہیں اور advisor کے بارے میں وسیم صاحب نے differentiate کر دیا ہے۔ ایک آدمی ہے he is an advisor for a particular job. An advisor can be for a ministry even. Cabinet Division کے لیے ہو سکتا ہے یا Education، for the Prime Minister، Ministry or for anything. A constitutional advisor، altogether is a separate thing اگر آپ technocrat یا کوئی ایسا آدمی رکھتے ہیں جسے آپ یہ status confer کرتے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے بلکہ ایک اچھی بات ہے۔ اسے ایک incentive اور ایک مقام دینے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ بے حد ایسی چیزیں ہوتی ہیں اور legal requirements پورا کرنے کے لئے یہ status دیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا۔

جناب پریذائیڈنگ ممبر، مجھے انہیں بات کر لینے دیں، ان کے بعد آپ wind

up کر لینا۔ حاجی یاقوت صاحب۔

سینیئر یاقوت علی بھگتانی، جناب کا کٹر صاحب کا سوال بڑا مختصر تھا کہ پرائم منسٹر صاحب کو کس نے یہ اختیارات دیے ہیں کہ وہ ایک شخص کو ایک لاکھ اسی ہزار روپے ملانے کی تنخواہ پر appoint کرے جب کہ

recently somebody has applied to the Primer Minister for appointment in a very little grade. The letter which he has received from the Primer Minister Secretariat, I can show it to the Minister for Parliamentary Affairs, it says that Prime Minister and even President are not allowed to give any employment to any one.

جناب والا اب یہاں سوال یہ ہے کہ جناب وزیر تعلیم فرما رہے ہیں کہ ان کو اختیار ہے اور ہمارے پارلیمنٹری امور کے منسٹر نے بھی اس کی تصدیق، آئینی حوالوں سے کی ہے۔ مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ آئین کے Article 199 میں کیا لکھا ہوا ہے؟ میں اسے study کر لوں گا لیکن ہمیں جو Prime Minister Secretariat letter سے ملتا ہے، یہ غلط ہے۔ اس میں غلط بیانی کی گئی ہے یا وہ بات جو ہمارے منسٹر صاحب فرما رہے ہیں، غلط ہے۔ مجھے اس کا جواب چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں سمجھتا ہوں کہ آج جو موضوع ہے، اس میں متغلا آراء آ رہی ہیں۔ بمختار صاحب ہمارے بڑے experienced parliamentarian ہیں اور بہت بڑے وکیل بھی ہیں۔ ان کی رائے میں حلیہ یہ جائز نہیں ہے۔ Minister for Law فرما رہے ہیں کہ یہ بالکل درست ہے I request to the Minister for Parliamentary Affairs

یا _____ that on the next date, could you please inform the House about it

This should be settled once for all.

ابھی جا دیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب تجھ میں ا very clear thing is prescribed in Article 93 of the Constitution اور اگر معزز اراکین کے پاس Constitution کی کتب موجود ہے، تو اسے نکال لیں تاکہ یہ صورت حال واضح ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ یہ پڑھ دیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، Article 93 is very clear یہ بات بڑی note کرنے

والی ہے کہ advisor کیا ہوگا 'may on the advice of the Prime Minister' یہاں پر
particularly 'advice' ہے otherwise taken as advice, appoint not more than

five advisors on such terms and conditions as he may determine.

Secondly, the provisions of Article 57 shall also apply to an advisor

Article 57 میں clear cut ہے کہ Minister اور یہ advisor, they will be functioning

in the respective houses لیکن ان کے حوالے سے ایک فرق ہے کہ advisor کو تمام

rights ہوں گے لیکن Lower and Upper House میں کوئی role نہیں ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Issue یہ ہے کہ whether the government has

the power to confer the title of a Minister on any person or not? جو بمنذر

صاحب نے point raise کیا ہے اس کا جواب دے دیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ ہر فرد کو آپ یہ

نہیں کہہ سکتے کہ we confer the status of a Minister on this person. آپ اس کا

جواب دے دیں۔ وزیر قانون کا فیصل ہے کہ ہاں حکومت کو اختیار ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، یہی تو میں گزارش کرنے لگا ہوں کہ یہ بات

provision میں دی ہوئی ہے کہ جب President under the Constitution under

Article 93 advisor notify کرتے ہیں تو اس میں یہ بھی بات لکھی ہوئی ہے کہ on such

terms and conditions he may determine. جب appointment آتی ہے تو اس

کے ساتھ اس کا status لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ advisor ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Advisor تو بعد کی بات ہے۔ بمنذر صاحب کا سوال یہ تھا

کہ Advisor تو پانچ ہو گئے ان کا کوئی اہم نہیں ہے، ان کے علاوہ اگر حکومت کسی کو

status of a Minister دیتی ہے تو is it permissible or not یہ بمنذر صاحب کا سوال تھا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! سیدمی سی بات ہے کہ اس کے علاوہ جو

ہوتے ہیں وہ special assistants ہوتے ہیں اور اسی طرح سے ڈاکٹر عطاء الرحمن خان کا جو notification ہے اس میں لکھا ہوا لفظ "Advisor" ہے کہ

hereby appointed by the Prime Minister as Advisor but under the law quoted therein, in that notification I have gone through the provision and when I have read. The Rules of Business

میں جو اس کے ساتھ powers ہیں Prime Minister کی when I read it, those provisions that were simply that special assistants اب بات یہیں آ کر ٹھہرتی ہے کہ یہ وزیر ہیں یا نہیں ہیں، یہ لکھتے ہیں اور بعض اوقات even on their introductory card there is written that he is a Federal Minister or Minister of State اصل میں بات یہ ہے کہ ایسا لکھنا نامناسب ہے، وہ نہیں ہوتے، صرف ایک criterion ہے کہ اس but they are not at all a Minister کی برابر ہوں گے کس کے برابر ہوں گے Minister کی کوئی بھی Minister نہیں ہو سکتا۔ یہ oath نہیں لیتے کیونکہ بئیر elected person کے کوئی بھی Minister نہیں ہو سکتا۔ یہ oath نہیں لیتے notified ہوتے ہیں جو advisors or special assistants ہوں with the status of a Minister of State or a Federal Minister, they are notified by the President

in five cases those who are as advisors rest are not notified by the President. اس لیے پیش کرنا تھا کہ transfers, postings and deputations وغیرہ کا law بنا ہوا ہے۔ Esta Code میں FR 15 ہے یہ ساری چیزیں noted ہے اور اگر معزز اراکین دیکھنا چاہتے ہیں

this is quite available and the powers are vested in the Chief Executive of the Federation, the Prime Minister of Pakistan and the Education Minister has rightly said so that when the permission is sought from the Prime Minister for the postings of these people on contract basis against 20, 21 and 22, these are the three basic pay scales in which the Prime Minister is duly authorized, below that prescription is given; either the power has

been given to the Secretary or a Joint Secretary.

اب اس میں یہ ہے کہ اس کے خلاف جب بھی وہ پیش sanction ہو کر وزیر اعظم صاحب سے آئی ہیں کہ ہم نے یہ contract پر لینے ہیں تو وزیر اعظم صاحب اہدات دے دیتے ہیں

under the statutory provisions. This is Esta Code, I will give it to the honourable Senators, they should read it. The power has been vested in the Prime Minister under the law and an Act of Parliament. That is all.

Mr. Presiding Officer: Farhatullah Babar Sahib.

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! بمذکر صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، یہ بڑا اہم ہے اور میرا خیال ہے کہ فاضل وزیر صاحب نے ان کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کے پاس ایسا کوئی اختیار ہے اور اگر کوئی اختیار ہے تو اس کا قانونی جواز کیا ہے کہ آپ کسی شخص کو Federal Minister کا status دیں؟ مثلاً آپ National Commission for Human Development کے چیئرمین کا notification دیکھ لیں

He has been conferred the status either of Minister of State or of full Minister but he is not allowed, he is not authorized to participate in the proceedings of the House.

جناب چیئرمین! مجھے یاد پڑتا ہے معزز اراکین کو یاد ہو گا کہ جنرل پرویز مشرف کے سیکرٹری غالباً جنرل شاہد حیدر تھے I forget his name now جب promotions ہوئیں اور ان کی further promotion نہیں ہوئی تو ان کے بارے میں notification ہوا کہ اب ان کا درجہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔ اس سے پہلے پانی کے مسئلے کے پر ایک کیپٹی بنی تھی، مجھے again ان کا نام یاد نہیں ہے لیکن ان کے چیئرمین کا اس بات پر اصرار تھا کہ ان کو وفاقی وزیر کا درجہ دیا جائے اور انہوں نے استعفیٰ بھی دیا تھا۔ بعد میں حکومت نے ایک notification جاری کیا اور ان کو وفاقی وزیر کا درجہ دیا گیا۔ جناب چیئرمین! بمذکر صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے، یہ بہت اہم ہے۔ اگر کوئی شخص اصرار کرتا ہے کہ مجھے وزیر کا درجہ دیں، کوئی شخص supersede

ہوتا ہے اس کو compensate کرنے کے لیے وزیر بناتے ہو۔ کوئی شخص باہر سے آیا ہے، وہ
 Chairman National Commission for Human Development ہے اس کو آپ وزیر
 کا درجہ دیتے ہیں تو پھر کوئی قانون ہو گا۔ اگر قانون نہیں ہے تو کوئی قانون ہونا چاہیے۔ اس
 میں میری گزارش ہے کہ فاضل وزیر صاحب اگلے session میں اس کے متعلق جو قانون پارلیمنٹ
 نے پاس کیا ہے وہ لے آئیں اور اس ایوان کے سامنے پیش کریں۔ شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، Cabinet Member oath لیتا ہے اور Advisor

oath نہیں لیتا۔ فرحت اللہ بابر صاحب نے ابھی جو point out کیا ہے۔

Chairman of National Commission for Human Development Foundation he
 is also the Chairman of Pakistan Human Development Fund, he never
 took an oath but as he tells, he represents the Government of Pakistan, he
 collects fund and raises fund for an NGO.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بنگرنی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرنی، میں نے ایک سوال کیا تھا اور گورنمنٹ کا جو جواب مجھے ملا

وہ joke ہے۔ میرا سوال یہ ہے مجھے Prime Minister House سے ایک لیٹر ملا جس میں واضح
 طور پر یہ لکھا ہوا ہے کہ Prime Minister is not allowed کہ وہ کسی کو age relaxation
 دیں۔ کہیں یہ بات کہ وہ 180,000/- روپے میں کوئی advisor رکھ رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے
 کہ کیا وہ لیٹر غلط ہے یا ہمارے منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات نہیں ہے؟ میں اس House
 میں ایک ممبر کی حیثیت سے جب وہاں سے ایک سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے written جواب دیتے
 ہیں کہ he is not allowed۔ میں یہ لیٹر اپنے منسٹر صاحب کو پہنچا بھی دوں گا۔ آپ پلیز یہ
 Standing Committee کو refer کر دیں تا کہ یہ پتا چل جائے کہ کیا ان کا جواب بدینتی پر
 مبنی ہے یا ہمارے اپنے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے نمبرز بڑھانے کے لئے ایسے اٹھا جواب دے
 رہے ہیں؟ یہ اگر Standing Committee کو refer کریں گے تو پتا چل جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، منسٹر صاحب کو سن لیں۔

جناب محمد وصی ظفر، یہ ہے جناب! Rules of Business, 1973 amended!

as upto 2005. Rule 15 نکالیں اس کا (g) 1 پڑھیں اس میں ہے 'Cases enumerated in'

schedule 5A اس schedule 5A کو پڑھیں جناب! اس schedule 5A کا جو 1A ہے،

"Appointment, resignation and removal of Special Assistant to the Prime Minister and of a person holding the Minister's status without Cabinet rank, determination of their salaries, allowances and privileges.

سینیئر لیاقت علی بھگتانی، یہ قانون کی زبان کو mix up کر رہے ہیں۔

جناب محمد وصی ظفر، اس کا مطلب، پرائمری میں داخل ہوں تو پتا چل جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ایسا نہ کہیں۔

جناب محمد وصی ظفر، چلیں I am sorry.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب انہوں نے کہہ دیا ہے he has apologised. ان

کی پوری بات تو سن لیں۔ رضا بھائی ان کی پوری بات تو سن لیں. let him explain himself.

جناب محمد وصی ظفر، دیکھیں میں عرض کرتا ہوں اس میں مہربانی کر کے بات کو

سمجھیں کہ Rule 15 کہتا ہے کہ "no order shall be issued without the approval of

the Prime Minister in," اب اس کے ساتھ ہم ملا کر پڑھیں گے Clause (g); "cases

enumerated in schedule 5A," یہ اس کی language بنے گی اور 5A کا جو schedule

ہے جو 15(1)(g) کے تحت بنا ہے، اس میں ایک نمبر 1 ہے پھر نمبر 1A ہے۔ یہ by

amendment ہے، یہ بھی میں آپ کو بتا دوں، dated SRO 135 (198) inserted by

3-3-1998 یہ 1998 میں insert کیا گیا، جس میں یہ اختیار دے دیا گیا وزیر اعظم کو کہ وہ کسی

آدمی کے status یا privileges متعین کرے۔ یہ میں بمبڈر صاحب کو دے دیتا ہوں کیونکہ

میرے خیال میں یہ ان کے پاس نہیں ہے تاکہ وہ پڑھ کر بتا دیں۔ یہ اس میں بڑا clear ہے۔

"Appointment, resignation and removal of Special Assistants to the Prime

Minister and the persons holding the Minister's status without Cabinet

rank."

یعنی کوئی آدمی جو وزیر کا status Cabinet کا ممبر ہونے بغیر hold کر سکتا ہے اس کی determination of their salaries, allowances and privileges....

Mr. Presiding Officer: So, the issue is, just a minute, Bhinder sahib is saying that, "yes, you have the right to determine their salaries,"

وہ point raise کر رہے ہیں کہ what is the source under which you confer the title of a Minister on a person who is not member of the House or who is not an adviser. next day بتادیں consider کر کے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! معزز اراکین یہ نوٹ فرمائیں کہ یہ جو Act ہے اور یہ Civil Servant's Act, 1973 ہے اور اس میں Act ہے، 71 of 1973 اس میں یہ short title تھا اور Act may be called a Civil Servant Act, 1973 اور اس کے تحت Rules of Business بنے ہوئے ہیں۔ جہاں تک اس remuneration کی بات ہے 'status' کی بات ہے کہ with status یعنی یہ فرق واضح ہے کہ

Elected members are appointed as Minister, they have to undergo the oath prescribed in the Constitution 3rd Schedule whereas all others who are appointed as Advisors, as Special Assistants or they are given any other thing like that, that power is vested in the Chief Executive of the Federation under the Law and Rules of Business thereby, I will say clearly, "with the status" means, they are accorded the privileges and what they will enjoy, according to the law in the prescription given therein, whereby, they are awarded the "status" means the salaries, privileges, all this, those things will be enjoyed by those advisors, they are Constitutional other than that or there is no advisor other than a

Constitutional Advisor/Special Assistant but the status is given as compared to their remuneration, the thing they are to have it and they are notified. They are not at all to get administered Constitutional oath, simple thing. That power is vested in the Chief Executive of the Federation if there is any lacuna or any prohibition, I will request the honourable Senator that they should put before this House that this appointment is prohibited by such and such law, has not been permitted and status is debarred to be given to such a person by the Government under certain law. Let them come forth by telling us, these are the things, there are no restrictions, nothing, the law gives to the Chief Executive, anything can be given. Status of Federal Minister and a Minister of State whereby, we have got this that Dr. Ashraf has got the status of Minister of State, not a Federal Minister or whereas General Hamid has got the status of Federal Minister and Dr. Ata-ur-Rehman Khan is a Special Assistant to the Prime Minister with the status of Federal Minister hereby is a quite different thing. Sharifuddin Pirzada sahib is a Senior Advisor and he is a Constitutional Advisor whereas Women Division Incharge Mohtarma Nilofer Bakhtiar is a Constitutional Advisor. Similarly, I think, Salman Shah sahib, Financial Expert is also a Constitutional Advisor and there are only five, not more than that. This is the whole story. If there are restrictions, there are stop gaps or a law prohibition, if any honourable Senator can place before the House, we shall be highly thankful to him.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder : Mr. Chairman,

Sir, my humble submission is that as your honour has rightly pointed out, we want to know the source of the power. There are the three sources: one is the Constitution, there is a Council of Ministers, they have the prerogatives, they have the rights, there is a way to appoint the Council of Ministers. They have the responsibilities that is well-defined in the Constitution. Then comes our Rules of Procedure, they govern the internal affairs of this House. There is nothing in those Rules of Procedure. Then the Rules of Business of the Government which have been referred to, they have been referred to only, so far as the terms and conditions or their privilege are concerned but we want to know what is the source for conferring the status of a Minister, because, sir, we are sitting in this House, we very jealously guard the rights and privileges of the Minister. They are our representatives. They represent us in the House. They represent the people in the National Assembly. So, sir, this conferment of the status of a Minister on a person that will be jealously guarded by this House as well as the National Assembly and we want to know, at least we have a right to know under what source, or under what authority, what provisions of the Constitution, what provision of the Rules of Business, this power has been given to any authority for conferment of the status of the Minister? Otherwise sir, as far as the privileges are concerned, we do not mind. Give them the privileges of the President even, give them the privileges of any other authority but we want to know the source under which this authority is conferred.

(اس مرحلے پر اذان جمعہ سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ایک منٹ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس بات کو ذرا پھیل
رہے ہیں، ہمارے پاس issue یہ تھا کہ ڈاکٹر عطاء الرحمن کا اور وہ بات آگے چلی گئی ہے۔
جہاں تک ڈاکٹر صاحب کا تعلق ہے

if you permit me, I read the letter, written by him that has resolved this
issue. He writes, "The question has been raised recently in the Senate on
matters relating to Higher Education and it has been suggested that I may
be requested to respond to these questions in my capacity as an Advisor
to the Prime Minister. It appears that the position taken in the Senate on
the question relating to the Higher Education Commission and
competence of the advisor to respond to question is erroneous and
mistaken. There are two types of advisors to the Government, there is an
advisor appointed under rule 15-1(g) read with SRO number so and so
schedule 5 (a) of the Rules of Business 1973. This is the category under
which I have been appointed as an Advisor to the Prime Minister."

The second category which relates to the Constitution

تو میرا خیال ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے the matter stands resolved جو اگلی بات
ہے جو بمینڈر صاحب question raise کر رہے ہیں it is solicited that, کوئی ابہام بھی پیدا
ہوا ہے کہ ہم پڑھنے کے عادی ہیں کہ so and so is appointed at this position and
would enjoy the same salary as admissible to a judge of the High Court.

میرا خیال ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات آ رہی ہے۔۔۔

جناب محمد وصی ظفر، لفظ آگے and استعمال ہوا ہے کہ special assistant to
your... advisor appoint کریں گے اور status دیں گے اور اس کی privileges کریں
گے۔ دو separate چیزیں دی ہوئی ہیں 'it is very clear' اس میں کوئی ambiguity نہیں

ہے ' 5 (a) میں۔

Mr. Presiding Officer: I think, this comes to end, if you want to further.....

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، نہیں جناب! یہ part-c ہے ' reference is of the rule 15 ' ہے ' Prime Minister and President اس کا caption ہے اور Rules of Business کا rule 15 ' ہے ' is very clear, reference to the Prime Minister ' اور ہم sub-caption اس کا cases enumerated in schedule 5 (g) پر آتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ 5 (a) اب 5 (a) میں کیا ہے۔ یہ 5 (a) schedule میں ہے ' rule 15 (g) h آپ کے letter پر اس نے جو prescription دی ہے کہ اس law کے تحت میں appoint ہوا ہوں ' ڈاکٹر عطاء الرحمن نے کہا۔ اب اس کا 1 (a) کیا کہتا ہے ، appointment, resignation and removal of special assistant to the Prime Minister and a person یہ صاف ہے a person holding the minister status with the special assistant کے علاوہ cabinet rank, determination of their salary allowances and privileges. ایک بات بڑی واضح ہے جو پوچھنا چاہتے تھے کہ کونسے constitutional یا دوسرے law کے تحت یہ ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں یہ بمذرا صاحب پوچھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، Article 99 ہے ' اگر ان کے پاس Constitution

ہے تو kindly آپ وہ پڑھیں۔ میں پڑھتا ہوں All Executive actions of the Federal

Government shall be expressed to be taken in the name of the President

بات بھی بڑی pertinent ہے

as the word comes in the Constitution, will mean the President, does not mean the President to keep the Chief Executive Office, Federation of Pakistan, thereby in his discretion means solitary power has been given

to the President in that caption.

on the advice of the Prime ^{یعنی} clause 2, the President shall, by rules, ^{اس کی} Minister specify the manner in which orders and other instruments mean

law, Act of Parliament اور دوسرا جو ہے

instrument made and executed in his name shall be authenticated and in the validity of any order or instrument so authenticated shall not be questioned in any court on the ground that it was not made, on or executed by the President. Clause-3 is very pertinent, "The President shall also make rules for the allocation and transaction of the business of the Federal Government

اور یہی وہ 1973 Rules of Business ہیں جو کہ اسی کے تحت بنے اور اسی کے تحت طاقت دی گئی۔

Our Prime Minister is functioning under that and is appointing as he has given his advice for the Constitutional Advisor or other persons to be appointed and granted the status of a Federal Minister or a Minister of State is very much in the Constitution Under Article 99, read with other powers given in the Article 199 and 90 where it has been said the Chief Executive power shall be vested in the President but he shall not exercise, he shall either exercise in this Cabinet or by other officers, those powers transferred to them. That's a quite clear concept of this democratic order, thereby Rules of Business under Act of Parliament 73 which are said 71 of 73, if all these statute and statutory provisions are read in conjunction with each other, that's quite clear, the Federal Government has been duly empowered by the law in the Constitution of Pakistan. They can appoint

such persons as Special Officers and Special Assistants as well as the Constitutional Advisors and with the status they can grant and that can be granted to them and thereby to draw their salaries, to have their status and to have all those privileges which are in the prescription. Thereby sir, the thing is now quite clear, under the Constitution and law of Pakistan and the rule prescribed therein under the command of the Constitution and Law, the powers have been endorsed to the Chief Executive of the Federation and he has carried out, he can give to the Constitutional Advisor, the power through the President, that shall be the notification issued by the President and in other way, where the Special Assistants are to be appointed that shall be done by the Prime Minister himself and if anything is required to show his status and dignity, Minister of State or Federal Minister, he can grant this status, there is no bar to it. The law is quite clear and it gives power to the Federal Government, the Chief Executive of the Federation and notification is done for Special Assistants or that where that is written. That is in Article 260, let them read it.

Mr. Presiding Officer: So, Bhinder sahib I think explanation is satisfactory?

he should apply General Clause Act reverse, where his کہ یہ ہے ہیں کہ
power to remove ذکر ہے آپ اس
power to appoint or to remove also
میں پڑھنے کا power to appointment also.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, they say about the terms and conditions and the salary, the provision is there.

Therefore, this is the power to appoint. The source which has been mentioned in 99(3) (The Constitution of Pakistan) "The President shall make rules for allocation of transaction of the business". Allocation of business or transaction of business is something else. That doesn't deal with the status, here you are concerned with the status, you are conferring the status. Sir, we are not challenging but I want to know the sources for the appointment and to give the powers of the Minister to a person conferring the status of a Minister, on a particular person. At least I will very jealously guard that power of a Minister. To be a Minister, is not a small thing but to confer the powers of the Minister or the status of the Minister or anybody that does not give them the power under 99(3). In my opinion, that doesn't give them the power, that is not for transacting the business, not conferring the power, not giving the status. Sir, that is never by implication, the status is never conferred by transaction.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کہہ تو رہے ہیں کہ

General Clause Act reverse....Let's hear the Leader of the House.

Senator Wasim Sajjad: Sir, let me just explain and I will just take five minutes. It's not a question of reverse, the power of appointment is given. It says appointment, resignation and removal of Special Assistance to the Prime Minister and of persons, that means appointment of persons, removal of persons, resignation of persons holding Minister's status without Cabinet rank, determination of their salaries, allowances and privileges. So, the power of appointment of

persons holding a Minister's status and determination of their salaries, privileges and allowances that has been conferred on the Prime Minister which is the Federal Government in terms of Article 99 of the Constitution. Now what is status? I think I should address it also. Status is the recognition of a man's position and it is not relatable to whether he is elected or not elected. The status is determined in every country by the Warrant of Precedence and the Warrant of Precedence is prepared by the government and there are people in Warrant of Precedence who may not be elected but enjoy very high position. The Chief Justice of Pakistan is No. 4 in the Warrant of Precedence of the country. He is not elected. A Governor of Province is not elected but in his own province he enjoys the position higher than Federal Ministers, but in Islamabad he is lower than Federal Ministers. So all this sir, is a question of recognition by the State as to what authority, what position we confer on them. In the Warrant of Precedence you may even have positions who are not elected but placed very higher and elected are placed lower, this is a question of how the government looks at the status of a person. For example you may have even Foreigners have been recognised to certain positions and Ambassadors of foreign countries who are not appointed by the government, they may be given a certain position, which is when they are on State functions, let us say there is a State Banquet, let us say, there is an investiture or a ceremony, how we are going to seat them, who is going to sit next to the President? Who is going to sit next to the Prime Minister? Who will be sitting at two places away from the Prime Minister.

Sir, these are

سرکاری معاملے ہوتے ہیں اور آج سے نہیں ہزاروں سال سے یہ چل رہا ہے۔ ہر دربار میں 'ہر ملک میں' یہی مل پر جو سلسلہ ہوتا ہے طریقے بنے ہوتے ہیں کہ ہم نے اس کو کہاں پر رکھنا ہے۔

Sir, the question of status therefore, is a question of recognition which has nothing to do with elected or non-elected; it is the Warrant of Precedence which is prepared by the Interior Ministry under direction of the government and the power of appointment, therefore, its not reverse, the power of appointment of persons is conferred on the Prime Minister under Rule 15 read with 1(g) which has been explained.

Mr. Presiding Officer: There is a good discussion it needs

اب جمعہ کا وقت ہو رہا ہے۔

سینیٹر ایاس احمد بلور، جمعہ کا وقت تو ہو گیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے جو سوالات ہیں۔ ہمارے جو وزیر قانون موجود ہیں ان کو چاہیے تھا بولیں اور نیازی صاحب دو دو کھنٹے لیتے ہیں۔ اب قسمتی یہ ہے کہ ایک وزیر کو بولنا چاہیے۔ ہمارے سوالات pending ہو گئے ہیں ان کو آگے لے جائیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، باقی سوالات آگے لے جاتے ہیں اور جہاں تک اس

مسئلے کا تعلق ہے

there is no ruling required; we will now adjourn the House and will meet again on Monday at 4.00 pm. Thank you very much.

یہ سوال آگے چلے جائیں گے۔

The remaining questions and answers were taken as read and placed on the table of the House.

9. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 02-12-2005 at 12.00 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the details of funds provided to different universities by the Higher Education Commission during the last 2 years?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf : Detail of funds provided to different public sector Universities during the financial years 2003-04 and 2004-05 is appended below:—

<u>Financial Year</u>	<u>Rs. In million</u> <u>Grant Provided</u>
2003-04	5256.383
2004-05	6287.823

University-wise details are Annexed-A.

The Higher Education Commission provided following development grant to the universities during the last two years:—

<u>Financial Year</u>	<u>Rs. In million</u> <u>Grant Provided</u>
2003-04	3565.505
2004-05	6640.459

University-wise detail is at Annex-B.

RECURRING GRANTS PROVIDED TO UNIVERSITIES
FOR THE YEARS 2003-04 & 2004-05

Annex "A"

3INDH

S.No.	Name of University	2003-04					2004-05					
		Annual Grant	Supply Grant	Std. & Tech. (Ph.D. Allow.)	Research Grant	Provisional Grant	Total Grant	Annual Grant	Supply Grant	Research Grant	Provisional Grant	Total
1	University of Karachi, Karachi	307,127			3,000	6,000	316,127	400,000		3,000		403,000
2	NED University of Engg & Tech., Karachi	137,078			1,500		138,578	210,000		1,500		211,500
3	Sindh Agriculture University, Tandojam	215,929			2,000		217,929	235,000	10,000	2,000		247,000
4	University of Sindh, Jamshoro	277,351			3,000		280,351	305,000		3,000		308,000
5	Shah Abdul Latif University, Khairpur	71,407			1,000		72,407	92,000	10,000	1,000		103,000
6	Mehran University of Engg & Tech., Jamshoro	136,732			1,500		138,232	257,000		1,500		258,500
7	Quaid-i-Azam Univ. of Engg & Tech., Nawabshah	63,025			1,000		64,025	78,000		1,000		79,000
8	Federal Urdu Univ. of Arts Science & Tech., Karachi	106,977			0		106,977	115,000		0,000		115,000
9	Liaquat Univ. of Medical & Health Sc., Jamshoro	23,000			1,000		24,000	30,000		1,000		31,000
10	Dow University of Health Sciences, Karachi	0,000			0,000		0,000	0,000		0,000		0,000
	Total:	1343,328	0,000	0,000	14,000	84,000	1451,328	1782,000	20,000	0,000	73,000	1885,000

Rs. in Million

PUNJAB

S.No.	Name of University	2003-04					2004-05					
		Annual Grant	Supply Grant	Res. & Tech. (Ph.D. Allow.)	Research Grant	Provisional Grant	Total Grant	Annual Grant	Supply Grant	Research Grant	Provisional Grant	
1	University of the Punjab, Lahore	374,851			3,000		377,851	482,000		3,000		485,000
2	University of Engg. & Tech., Lahore	254,017			1,500		255,517	313,000	22,000			335,000
3	University of Engg. & Tech., Taxila	63,936			1,000		64,936	77,470				78,470
4	University of Agriculture, Faisalabad	309,915			2,000		311,915	348,000				350,000
5	University of And Agri. Research	20,118			1,500	14,880	36,503	65,000	20,000			85,000
6	Baluchistan University, Quetta	105,248			1,500		106,748	142,000				143,500
7	Islamia University, Rawalpindi	121,343			1,500		122,843	150,000				151,500
8	Fakira Inayat Women University, Rawalpindi	32,200			1,000		33,200	48,000				49,000
9	Government College University, Lahore	15,000			1,000	63,327	79,327	17,000				17,000
10	Lahore College for Women University, Lahore	10,000			1,000	51,834	62,834	15,000				15,000
11	University of Education, Lahore	10,000			0,000	40,857	50,857	15,000	10,000			25,000
12	University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore	15,000			0,000	368,387	383,387	30,000				30,000
13	University of Health Sciences, Lahore	10,000			0,000	22,000	32,000	35,000				35,000
14	University of Sargodha, Sargodha	10,000			0,000	0,000	10,000	15,000				15,000
15	Govt. College University, Faisalabad	10,000			0,000	35,971	45,971	25,000	5,000			30,000
16	Govt. College University, Faisalabad	10,000			0,000	30,000	40,000	30,000				30,000
	Total:	1381,630	0,000	0,000	18,000	628,258	2004,888	1778,470	87,000	15,000	588,333	2438,803

Rs. in Million

NWFP

S.No.	Name of University	2003-04					2004-05					
		Annual Grant	Supply Grant	Sp. Sc. & Tech. (Ph.D. Allow.)	Research Grant	Provisional Grant	Total Grant	Annual Grant	Supply Grant	Research Grant	Provisional Grant	Total
1	University of Peshawar, Peshawar	286 608			3 000		289 608	310 000		3 000		313 000
2	NWFP University of Engg & Tech, Peshawar	156 000			1 500		157 500	180 000		1 500		181 500
3	NWFP University of Agriculture, Peshawar	132 517			2 000		134 517	150 000		2 000		152 000
4	Gomal University, D. I. Khan	158 712			1 500		160 212	173 000	10 000	1 500		184 500
5	University of Mankand, Chakdara, Dir	10 000			0 000	25 000	35 000	10 000	5 000	0 000		15 000
6	Hazara University, Mansehra	10 000			0 000	35 000	45 000	10 000	5 000	0 000		15 000
7	Kohat Univ. of Science & Tech, Kohat	10 000			0 000	40 000	50 000	15 000		0 000	1 000	16 000
Total:		763 837	0 000	0 000	8 000	100 900	871 837	848 500	20 000	8 000	1 000	877 000

BALOCHISTAN

S.No.	Name of University	2003-04					2004-05					
		Annual Grant	Supply Grant	Sp. Sc. & Tech. (Ph.D. Allow.)	Research Grant	Proven- cial Grant	Total Grant	Annual Grant	Supply Grant	Research Grant	Proven- cial Grant	Total
1	University of Balochistan, Quetta	154,864			1,000		155,364	160,000	10,000	1,500	20,000	211,500
2	Balochistan University of Engg & Tech, Khuzdar	34,478			1,000		35,478	49,000		1,000		50,000
3	Balochistan Univ. of IT & Management Sc., Quetta	10,000			1,000		11,000	20,000	5,000	1,000		26,000
4	Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta	0,000	50,000		0,000	30,000	80,000	0,000	10,000	0,000	20,000	30,000
Total:		199,342	50,000	0,000	3,000	30,000	282,342	249,000	25,000	3,500	40,000	317,500

FEDERAL AREA

S.No.	Name of University	2003-04					2004-05					
		Annual Grant	Supply Grant	Sp. Sc. & Tech. (Ph.D. Allow.)	Research Grant	Provisional Grant	Total Grant	Annual Grant	Supply Grant	Research Grant	Provisional Grant	Total
1	Quaid-Azam Univ. Islamabad	157 541			3 000		160 541	175 000		3 000		181 000
2	Alama Iqbal Open Univ. Islamabad	119 200			2 000		121 200	110 000	12 000	0 000		122 000
3	International Islamic University Islamabad	137 232			2 000		139 232	150 000		2 200		152 000
4	National Univ. of Modern Languages, Islamabad	36 103			0 000		36 103	45 000		0 000		45 000
	Total:	481 581	0 000	0 000	5 000	0 000	466 581	524 000	12 000	5 000	9 000	549 000

AJK & NORTHERN AREA

1	AJK University, Muzaffargarh	137,411			1,500	2,500	141,411	158,000	15,300	1,500	3,201	177,500
2	Parakuram International University, Gaji	37,500			0,000		37,500	42,000	5,000	0,000		47,000
	Total	174,911	0,000	0,000	1,500	2,500	178,911	200,000	20,000	1,500	3,000	221,900
GRAND TOTAL		4304,627	50,000	0,000	47,000	854,756	5256,382	5379,170	164,000	47,000	687,353	6,26,223

HIGHER EDUCATION COMMISSION

Development Grant released to the Universities during 2003-04 & 2004-05

(Rs. in million)

#	University	2003-04	2004-05
1	NWFP Agriculture University, Peshawar.	52.401	84.081
2	University of Arid Agriculture, Rawalpindi	70.451	102.318
3	Univ. of Agriculture, Faisalabad.	122.828	180.191
4	Univ. of Veterinary and Animal Sciences, Lahore.	40.000	48.893
5	Sindh Agriculture University, Tandojam.	96.541	98.864
6	Balochistan Univ. of Engg. & Tech; Khuzdar.	95.105	60.919
7	NWFP University of Engg. & Tech., Peshawar	96.582	163.342
8	Univ. of Engg. & Tech; Lahore.	92.835	215.215
9	University of Engg. & Tech; Taxila	74.177	120.442
10	Mehran Univ. of Engg. & Tech, Jamshoro.	69.271	144.319
11	NED University of Engg. & Tech., Karachi	65.134	209.682
12	Quaid-e-Awam University of Engineering, Science & Technology, Nawabshah.	79.863	91.830
13	National University of Science & Tech.(NUST) Rawalpindi.	369.057	538.407
14	Quaid-i-Azam University, Islamabad	211.465	404.067
15	AJK University, Muzaffarabad	75.915	80.121
16	University of Balochistan, Quetta	120.426	262.081
17	Balochistan Univ. of Information Tech; Quetta.	41.244	55.730
18	Gomal Univ. D. I. Khan.	79.850	72.372
19	Hazara University, Doodhial	36.460	72.258
20	Kohat University of Science & Technology, Kohat.	15.000	40.662
21	University of Peshawar.	71.595	187.385
22	University of Malakand.	22.179	45.072
23	Bahauddin Zakariya University, Multan	50.000	207.184
24	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi.	26.682	44.000
25	Govt. College University, Lahore.	68.683	111.799
26	Islamia Univ. Bahawalpur.	97.000	130.556
27	Lahore College of Women Univ. Lahore.	72.180	56.702
28	University of the Punjab, Lahore	175.279	257.836
29	University of Education, Lahore	13.000	38.844
30	University of Sargotha.	0.000	86.632
31	Govt. College University, Faisalabad	0.000	68.363
32	HEJ, Research Institute of Chemistry, Univ. of Karachi.	129.300	135.761
33	University of Karachi.	190.974	246.705

#	University	2003-04	2004-05
34	Shah Abdul Latif Univ. Khairpur	76 319	73 379
35	University of Sindh, Jamshoro	105 435	160 971
36	Air University, Islamabad	10 000	47 000
37	Bahria University, Islamabad	0 000	52 378
38	International Islamic University (IIUI), Islamabad	10 353	674 562
39	Allama Iqbal Open University Islamabad	15 000	19 312
40	National Univ. of Modern Languages, Islamabad	58 203	24 717
41	Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi	71 208	80 143
42	Virtual IT University, Lahore	250 000	162 500
43	Karakoram University, Gilgit	50 000	150 000
44	University of Health Sciences, Lahore	0 000	56 788
45	Liaquat University of Medical and Health Sciences, Jamshoro Sindh	37 000	121 925
46	Pakistan Institute of Engg. and Applied Sciences (PIEAS), Islamabad	50 500	21 143
47	COMSATS Institute of Information Technology, Islamabad	10 000	233 008
Total:		3565.505	6640.459

10. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 02-12-2005 at 12-00 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the date on which work on the D.I. Khan-Zhob road commenced; and*
- (b) *total funds so far spent on the said project indicating also the expected date of completion of the project?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) A number of projects are currently being executed on this section of National Highway (N-50). The commencement as well as the likely completion dates of these projects are given below:—

<u>DI Khan-Mughalkot Section</u>	<u>Start</u>	<u>Completion</u>
Road Construction (124 KM)	Mar 00	Jun 06
Five Bridges	Dec 03	Jun 06
Two Bridges	Jan 05	May 06
<u>DI Khan-Zhob Section</u>		
Six Bridges	Dec 04	Dec 06

(b) Total amount spent upto November 30, 2005 was Rs. 1704 Million. Expected completion dates are as given above.

11. ***Mrs. Tanveer Khalid:** (Notice received on 10-12-05 at 1:15 p. m.

Will the Minister for Environment be pleased to state the steps taken by the Government to ban the use of Polythens bags in the country?

Major (Retd.) Tahir Iqbal: The Government of Pakistan has already imposed a complete ban on use of polythene bags vide P.M's Sectt. U.O. No. 778/PSPM/97 dated 22-02-1997. This ban extends to all type of shoppers including black ones.

On the quest of EPA, Sindh, the Government of Sindh imposed a ban on the production, sale, purchase and use of black polythene bags from 26 August, 1994.

The Punjab Environmental Protection Department imposed ban on black polythene bags from 5 June 1995.

The Balochistan Government promulgated an ordinance on 19th February, 2001, titled. "The Balochistan Prohibition on Use and Sale of Polythene Bags Ordinance, 2001", prohibiting sale and use of polythene bags.

The department of industries, NWFP, has also banned the manufacture of polythene bags in the province.

In order to effectively address the issue.

The latest intervention is the proposed "Nation Wide Campaign against the use and production of Plastic Bags. The activity has been planned by National Environmental Action Plan. Sub-Programme-2 under the "EPAs Activity based Capacity Development (ABCD) Project" and is currently under consideration of ECNEC.

13. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 12-12-2005 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state the names and designations of officers in grade 17 and above re-employed in the Election Commission of Pakistan since Jan.1993 with year wise break-up?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: The following officers in the Election Commission were/have been re-employed after their retirement since January, 1993:—

Sl. No.	Name and Designation of Officer	Date of retirement	Period of re-employment
1.	Mr. Tewfiq Fehmi, Secretary, Election Commission of Pakistan.	05-07-1997	(i) He was re-employed by the Federal Government as Secretary Election Commission from 11-07-1997 to 11-07-1999. (ii) His re-employment as Secretary was extended by the Chief Election Commissioner from 11-07-1999 to 30-09-2001.
2.	Mr. Sarwar Khan Durrani, Provincial Election Commissioner, NWFP.	23-03-2001	From 23-3-2001 to 30-11-2001
3.	Kh. Altaf Hussain, Dy. Director, Public Relations.	30-03-2001	From 30-3-2001 to 30-9-2001
4.	Mr. R. A. Khan Ghorji, Section Officer,	07-07-2001	From 07-07-2001 to 07-07-2001
5.	Mr. Ahmed Ali Halipota Provincial Election Commissioner, Sindh, Karachi.	05-08-2002	From 05-08-2002 to 31-12-2005 (He is being relieved on 31st December, 2005)
6.	Mr. Hasan Muhammad, Secretary	09-09-2003	From 9-9-2003 to 8-9-2004
7.	Mr. Muhammad Saleem Akhtar, Joint Secretary.	03-01-2004	From 03-01-2003 to 31-12-2005 (He is being relieved on 31st December 2005)
8.	Mr. Rahim Nawaz Khan Durani, Provincial Election Commissioner, Punjab.	06-05-2004	From 6-5-2004 to 31-12-2005 (He is being relieved on 31st December 2005)
9.	Mr. Abdullah Khan, Provincial Election Commissioner, NWFP.	10-7-2005	From 10-7-2005 to 31-12-2005 (He is being relieved on 31st December 2005)
10.	Mr. Safi-ur-Rehman Iqbal, Joint Provincial Election Commissioner, Sindh, Karachi.	3-9-2005	From 3-9-2005 to 31-12-2005 (He is being relieved on 31st December 2005)
11.	Mr. K. M. Dilshad, Secretary, Election Commission of Pakistan.	15-9-2005	From 15-9-2005 to 15-9-2007

14. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notic received on 12-12-2005 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state the date and tenure of appointment of the present incumbent of the office of Chief Election Commissioner?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: No. Mr. Justice Abdul Hameed Dogar, Judge, Supreme Court of Pakistan is currently working as Acting Chief Election Commissioner in terms of Article 217 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

15. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 02-01-06 at 7-17 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps being taken by the Government to tackle the problem of child labour in country and counter the negative propaganda of some European countries?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The Government is taking a number of steps to tackle the problem of child labour.

The Government is pursuing the National Policy and Plan of Action to Combat Child Labour, which aims at gradual elimination of all forms of child labour and immediate elimination of the hazardous and exploitative forms of child labour.

For the same purpose, certain specified target oriented programmes have also been initiated under the auspices of the ILO's International programme for Elimination of Child Labour (IPEC). These programmes aim at addressing the areas of law and policy development, institutional capacity building and direct intervention with the working children involving their withdrawal from workplaces and their rehabilitation through non-formal education, etc.

A programme for rehabilitation of child labourers has been launched under which rehabilitation centres have been established in different cities. In these Centres children withdrawn from workplaces are imparted education/training and other facilities (stipends, medical care, nutrition etc.) with a view to rehabilitating and inducting them into the mainstream of education.

The Government is also pursuing a Time Bound Programme for Elimination of Worst Forms of Child Labour since August 2002. The objective is to eradicate these forms of child labour within a period of 5—10 years.

16. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 02-01-2006 at 7.17 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state whether it is a fact that due to acute scarcity of transportation facilities at the two ports of Karachi, 70 percent of Afghan transit trade was diverted to the Iranian port of Bandar Abbas in November, 2005, if so, the steps taken by the Government to overcome this situation?

Mr. Babar Khan Ghori: The information is being collected from the Ports and will be placed before the August House as soon as received.

17. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 02-01-2006 at 7.17 p.m)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

- (a) *the number of cases pending with the Federal Services Tribunal as of November, 2005; and*
 (b) *the steps being taken by the Government to expedite disposal of pending cases?*

Mr. Muhammad Wasi Zafar: (a) The number of pending Appeals before the Federal Service Tribunal as on 30th November 2005 is 19029.

(b) The President of Pakistan has been pleased to approve the appointment of four Members in FST on 30th December 2005. Moreover, the FST has constituted two additional benches in Islamabad for quick disposal of cases which will help substantially to reduce the pendency.

18. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 02-01-2006 at 7.18 p. m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the number of universities in the country with province-wise breakup; and*
 (b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to establish universities at Turbat and Loralai?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Province-wise number of public sector universities in the country are as under:—

Sindh	09
Punjab	16
NWFP	10
Balochistan	05
Northern Areas	01
AJK	01
Federal Area	09
Total:	51

(b) No.

19. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 02-01-2006 at 7.18 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) *the time by which the construction of the road from Gawader to Khoshab will be completed;*

(b) *the cost of that project and the head from which the expenditure will be met; and*

(c) *the amount paid to the affectees as compensation?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Construction of Gwadar Hoshab Section will be completed by September 2006.

(b) The cost is Rs. 7612.07 Million and the project is funded through PSDP.

(c) Survey and evaluation for compensation is under process by the Revenue Department, Government of Balochistan and NHAs land acquisition officials at site.

Negotiations with affectees are also under process and expected to be finalized within two months.

Necessary funds are available with NHA and compensation to all the affectees shall be paid immediately on finalization by the Revenue Department.

20. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 02-01-2006 at 7.18 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

(a) *the time by which Gawader port will be commissioned;*

(b) *the time by which work on phase-II of that port will be started?*

Mr. Babar Khan Ghor: The information is being collected from the Ports and will be placed before the August House as soon as received.

21. ***Syed Haidyatullah Shah:** (Notice received on 02-01-06 at 7.20 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the resent status of the construction work of Mansehra Kaghan-Chalas road and the time of its completion; and*
- (b) *the time by which the roads administered by NHA in district Mansehra affected by the recent earthquake will be repaired?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Mansehra-Naran Section (124 KM)
Substantially completed.

Naran-Jhalkhad Section (48 KM)

Progress upto date is 81%. Work is scheduled for completion in next working season.

Jhalkhad-Babusar Top Section (28.5 KM)

Progress upto date is 13.50%. Work likely to be completed in next three working seasons.

Babusar Top-Chillas Section (37.7 KM)

Progress upto date is 22.70%. Work likely to be completed in next three working seasons.

- (b) Work on rehabilitation/restoration of the following sections severely damaged by the earthquake is likely to commence in March 2006 for completion within two years:

N-15: Basian-Balakot-Mahandri-Naran (65 KM)

N-35: Battal-Batagram-Thakot (45 KM)

22. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 02-01-06 at 7.27.p.m)

Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for collection of utility bills through post offices in country?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: Pakistan Post is already collecting utility bills of P.T.C. L and Electricity throughout the country. Moreover, the bills of WASA and Sui Gas are also being collected in some areas by Pakistan Post.

[The House was then adjourned to meet again on 23rd January,

2006 at 4.00 pm]
